Wed.27.March.2024
VOLUME:19 NO: 80
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 27 / مارچ 2024
جلد: 19 شمار 80
16 / رمضان المبارک 1445ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

کیجریوال کوئی بھی سرکاری حکم جاری نہ کریں

ہائی کورٹ میں عرضی داخل

نئی دہلی: 26 / مارچ (ایجنسیز) دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال ای ڈی کی حراست میں ہیں اور وہیں سے وہ حکومت چلا رہے ہیں۔ کچھ ہدایات انھوں نے حراست میں رہتے ہوئے جاری کی ہیں جس پر سوال کھڑے ہونے لگے ہیں۔ اس درمیان دہلی ہائی کورٹ میں ایک مفاد عامہ عرضی داخل کی گئی ہے جس میں کیجریوال کو ای ڈی کی حراست میں رہنے کے دوران کوئی بھی حکم جاری کرنے سے روکنے کی گزارش کی گئی ہے۔ ساتھ ہی مفاد عامہ عرضی میں ٹائپسٹ، کمپیوٹر، پرنٹر جیسی تمام چیزیں انھیں دستیاب نہ کرانے کی بھی گزارش کی گئی ہے۔ عرضی دہندہ نے عدالت سے اپیل کی ہے کہ ای ڈی کو شکایت درج کرنے، جانچ کرنے اور اروند کیجریوال پر مقدمہ چلانے کی ہدایت دی جائے کہ پولیس حراست میں ان کے ذریعہ جاری کردہ حکم دہلی کی وزیر آتشی کے پاس کس طرح پہنچے۔ عرضی دہندہ سرجیت سنگھ یادو نے ایڈووکیٹ ششی رنجن کمار سنگھ اور مہیش کمار کے ذریعہ یہ مطالبہ دہلی ہائی کورٹ کے سامنے رکھا ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ اروند کیجریوال حراست میں ہدایات اور احکام جاری کرتے وقت ہندوستانی آئین کے تیسرے شیڈول کے تحت انھیں دی گئی رازداری کے حلف کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ اسی عرضی دہندہ نے حال ہی میں دہلی ہائی کورٹ میں ایک مفاد عامہ عرضی داخل کی تھی جس میں دہلی کے وزیر اعلیٰ کیجریوال کو دہلی حکومت کے وزیر اعلیٰ عہدہ سے ہٹانے کی گزارش کی گئی ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ کیجریوال کی گرفتاری کے بعد دہلی حکومت کی وزیر آتشی نے 21 مارچ 2024 کو کئی چینلز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ کیجریوال اپنے عہدہ سے استعفیٰ نہیں دیں گے اور ضرورت پڑنے پر انتخاب لڑیں گے۔ عرضی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کیجریوال کے وزیر اعلیٰ بنے رہنے سے قانونی عمل میں رخنہ پیدا ہوگا جس سے ریاست میں آئینی نظام ٹوٹ سکتا ہے۔

تلنگانہ میں گرمی کی شدت

حیدرآباد: 26 / مارچ (ایجنسیز) تلنگانہ میں گرمی کی شدت برقرار ہے۔ ضلع عادل آباد سب سے زیادہ متاثر ہے جہاں پر درجہ حرارت 40 ڈگری سے زائد درج کیا گیا ہے۔ ضلع کے مختلف مقامات پر گزشتہ 5 دنوں سے اسی طرح کی صورتحال دیکھی جا رہی ہے۔ ضلع کے ارلی ٹی میں 7.40 ڈگری، چپراال میں 4.40، ستن پلی میں 2.40 اور عادل آباد اربن میں درجہ حرارت 40 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔

ایودھیا: رام مندر احاطہ میں فائرنگ، سیکورٹی جوان شدید زخمی

ایودھیا: 26 / مارچ (ایجنسیز) ایودھیا واقع رام مندر احاطہ میں گولی چلنے کا حادثہ پیش آیا ہے۔ مندر احاطہ میں تعینات ایک پی اے سی جوان کو مشتبہ حالت میں گولی لگ گئی ہے جس کی حالت اس وقت نازک بتائی جا رہی ہے۔ زخمی جوان کو لائف سپورٹ سسٹم کے ساتھ لکھنؤ کے ٹراما سنٹر ریفر کیا گیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'ٹی وی 9' کے مطابق اس حادثہ کی جانکاری ملنے کے بعد موقع پر پہنچے آئی جی ایودھیا رینج پروین کمار نے بتایا کہ حادثاتی طور پر چلی گولی سیکورٹی جوان کے سینے کے پار ہو گئی ہے۔ حالانکہ فی الحال یہ جانکاری نہیں مل پائی ہے کہ گولی خود جوان کے اسلحہ سے چلی تھی یا کسی دیگر سیکورٹی اہلکار کے اسلحہ سے۔ اس سلسلے میں تحقیقات شروع ہو گئی ہے۔ شروعاتی خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ پی اے سی کا ایک پلاٹون کمانڈر گولی لگنے سے زخمی ہوا ہے جس کا نام رام پرساد ہے۔ 53 سالہ یہ جوان رام جنم بھومی احاطہ کی سیکورٹی میں تعینات تھا۔ منگل کی شام اچانک گولی چلی جو اس کے سینے سے پار ہو گئی۔ گولی چلنے کی آواز سن کر آس پاس موجود سیکورٹی جوان فوراً وہاں پہنچے اور آناً فاناً میں زخمی جوان کو قریبی اسپتال میں داخل کرایا۔ نازک حالت کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹروں نے رام پرساد کو لائف سپورٹ سسٹم کے ساتھ لکھنؤ کے ٹراما سنٹر ریفر کر دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق زخمی کمانڈو رام پرساد امیٹھی کا رہنے والا ہے، جبکہ اس کا کنبہ لکھنؤ میں رہتا ہے۔ وہ 32 ویں واہنی پی اے سی میں تعینات تھا۔ یہ حادثہ پیش آنے کے بعد وہاں موجود جوانوں سے پوچھ تاچھ شروع کر دی گئی ہے، اور یہ جاننے کی کوشش ہو رہی ہے کہ آخر گولی کس اسلحہ سے چلی اور ایسا کیونکر ہوا۔

جیل میں محروس مختار انصاری طبیعت بگڑ گئی، اسپتال میں داخل

باندہ: 26 / مارچ (ایجنسیز) اتر پردیش کی باندہ منڈل جیل میں نظر بند مبینہ مافیا مختار انصاری کو منگل کی صبح طبیعت خراب ہونے کے بعد گورنمنٹ میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا۔ فی الحال مختار انصاری کو آئی سی یو میں وینٹی لیٹر پر داخل کر کے میڈیکل کالج میں علاج شروع کر دیا گیا ہے۔ مقامی سرکاری درگاوتی میڈیکل کالج کی طرف سے جاری بلیٹن میں بتایا گیا ہے کہ 62 سالہ مختار انصاری کو منگل کی صبح 3.55 بجے جیل سے لایا گیا اور میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا۔ اُنہیں چار پانچ دنوں سے گیس اور پیٹ میں درد کی شکایت کے ساتھ پاخانہ کرنے میں تکلیف ہو رہی ہے۔ جس کا علاج شروع کر دیا گیا ہے۔ جاری کردہ بلیٹن میں کہا گیا ہے کہ مختار کی حالت فی الحال مستحکم ہے۔

کویتا کی عدالتی تحویل میں توسیع تہاڑ جیل منتقل

حیدرآباد: 26 / مارچ (ایجنسیز) دہلی شراب پالیسی معاملہ میں دہلی کے راس ایونیو کورٹ نے بی آر ایس کی رکن کونسل کویتا کو 9 اپریل تک عدالتی تحویل میں دے دیا۔ آج ان کی تحویل کے اختتام پر ان کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ ای ڈی کے وکیل نے بذریعہ آن لائن اپنے دلائل پیش کئے اور بی آر ایس لیڈر کی عدالتی تحویل میں مزید 15 دن توسیع کی عدالت سے خواہش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملہ کی جانچ جاری ہے۔ بعض ملزمین سے ہنوز پوچھ گچھ نہیں کی گئی ہے۔ اس مرحلہ پر کویتا کے وکیل نے عدالت سے کہا کہ کویتا کے فرزند کے امتحانات کا شیڈول جاری ہوچکا ہے۔ انہوں نے عدالت سے خواہش کی کہ کویتا کی عبوری ضمانت منظور کی جائے۔ دونوں فریقین کے دلائل کی سماعت کے بعد عدالت نے کویتا کو 14 دنوں کے لئے عدالتی تحویل میں دینے کی ہدایت دی۔ یہ عدالتی تحویل 9 اپریل تک جاری رہے گی۔ عدالت کے حکم کے بعد کویتا کو دہلی کی تہاڑ جیل منتقل کر دیا جائے گا۔ اسی دوران عدالت نے کہا کہ کویتا کی عبوری ضمانت کی درخواست کی سماعت یکم اپریل کو کی جائے گی۔ قبل ازیں کویتا نے عدالت میں پیش کرنے سے پہلے وہاں منتظر میڈیا کے نمائندوں سے کہا کہ یہ منی لانڈرنگ کا معاملہ نہیں بلکہ سیاسی لانڈرنگ کا معاملہ ہے۔ یہ ایک فرضی اور من گھڑت کیس ہے۔ ہم اس سے بے قصور باہر نکل جائیں گے۔ اس معاملہ کا ایک ملزم پہلے ہی بی جے پی میں شامل ہو گیا ہے۔ دوسرے ملزم کو بی جے پی کا ٹکٹ مل رہا ہے اور تیسرے ملزم نے 50 کروڑ روپئے الکٹورل بانڈ میں دیئے ہیں۔

فوجی افسران کی سہولتوں پر مودی حکومت نے چلائی قینچی

جی پی ایف اکاؤنٹ میں جمع کرا سکیں گے صرف 5 لاکھ روپے

نئی دہلی: 26 / مارچ (ایجنسیز) ایک طرف لوک سبھا انتخاب کی سرگرمیاں جاری ہیں، اور دوسری طرف انتہائی خاموشی کے ساتھ مرکزی حکومت نے تینوں افواج کے افسران کی ایک خاص سہولت پر قینچی چلا دی ہے۔ 'پرنسپل کنٹرولر آف ڈیفنس اکاؤنٹ' (افسر) کے ذریعہ جاری خط میں کہا گیا ہے کہ اب ڈیفنس شعبہ کے سبھی افسر اپنے 'جنرل پروویڈنٹ فنڈ' (جی پی ایف) اکاؤنٹ میں ایک سال کے دوران صرف 5 پانچ لاکھ روپے ہی جمع کر سکیں گے۔ یعنی حکومت نے جی پی ایف میں پیسہ جمع کرانے سے متعلق حد اب طے کر دی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس سے قبل فوج کے سینئر افسران ہر ماہ اپنی مکمل بیسک سیلری کو جی پی ایف میں جمع کروا دیتے تھے۔ اسی وجہ سے حکومت نے اب جی پی ایف میں جمع کرائی جانے والی رقم کی ایک حد مقرر کر دی ہے۔ حکومت ہند کے سب سے پرانے محکموں میں سے ایک 'ڈیفنس آڈٹ ڈپارٹمنٹ' (ڈی اے ڈی) کے تحت آنے والے پی سی ڈی اے (او) کے ذریعہ 19 مارچ کو مذکورہ حکم جاری کیا گیا ہے۔

سعودی عرب اب مس یونیورس میں بھی حصہ لے گا

ریاض: 26 / مارچ (ایجنسیز) سعودی عرب نے باضابطہ طور پر اسلامی ملک کی پہلی نمائندہ رومی القحطانی کے ساتھ مس یونیورس کے مقابلے میں حصہ لے گا۔ یہ سعودی عرب کیلئے ایک اور قدم ہے جو ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان آل سعود کی قیادت میں اپنا قدامت پسندی کا لبادہ اتار رہے ہیں۔ 27 سالہ ماڈل رومی القحطانی نے پیر کو انسٹا گرام پر ایک پوسٹ شیئر کیا کہ وہ بین الاقوامی مقابلہ حسن میں سعودی عرب کی پہلی ماڈل ہوں گی۔ رومی نے انسٹا گرام پر لکھا کہ 'مس یونیورس مقابلے میں سعودی عرب کی یہ پہلی شرکت ہے۔ خلیج ٹائمز کے مطابق یہ پہلا موقع ہے کہ جب سعودی عرب مس یونیورس کے مقابلہ حسن میں شریک ہوگا۔ انہوں نے انسٹا گرام پر عربی میں لکھا، "میں مس یونیورس 2024 کے مقابلے میں حصہ لینے پر فخر محسوس کر رہی ہوں۔ یہ مقابلے میں مملکت سعودی عرب کی پہلی شروعات ہے۔" اِس اعلان کے ساتھ ہی ماڈل نے مکمل بیوٹی کوئین انداز میں اپنی تصاویر انسٹا گرام پر شیئر کیں۔ رومی القحطانی کو سعودی عرب کا جھنڈا تھامے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ ماڈل بغیر دوپٹہ کے سیکوئینڈ گاؤن زیب تن کری ہوئی ہیں۔

حکومت اروناچل پردیش پر چین کے دعوے کی سختی سے تردید کرے: کھڑگے

نئی دہلی: 26 / مارچ (ایجنسیز) اروناچل پردیش پر چین کے دعوے پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا ہے کہ اروناچل پردیش ہندوستان کا اٹوٹ حصہ ہے اور مرکزی حکومت کو چین کے دعوے کی سختی سے تردید کرنی چاہئے۔ دراصل چین نے پیر (25 مارچ) کو ایک بار پھر یہ دعویٰ کیا کہ اروناچل پردیش 'ہمیشہ' اس کا علاقہ رہا ہے۔ حالانکہ چین کے اس دعوے کو 'بے تکا' اور 'مضحکہ خیز' بتاتے ہوئے خارج کر دیا گیا ہے۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کیا ہے کہ اروناچل پردیش ہندوستان کا لازمی اور ایسا حصہ ہے جسے کسی طور علاحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس پوسٹ میں انہوں نے چین کے دعوے کی اطلاع دیتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ کانگریس اروناچل پردیش پر چین کے کسی بھی دعوے کی سخت مذمت اور مخالفت کرتی ہے۔ ایک ماہ میں یہ چوتھی بار ہے جب چین نے مکمل طور پر مضحکہ خیز اور بے تکا دعویٰ کیا ہے۔ کھڑگے کا کہنا ہے کہ جگہوں کے نام اور دوسرے ممالک کے علاقوں کے نقشے تبدیل کر کے بے تکے دعوے کرنے میں چین کا متنازعہ ریکارڈ ہے۔ کانگریس کے صدر نے مزید کہا کہ سیاست سے قطع نظر ہم ہندوستان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی حفاظت کے لیے ایک ساتھ ہیں۔ حالانکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ چین کا رویہ وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے 'لال آنکھیں' دکھانے والی کارروائی نہ کرنے اور چین کو کلین چٹ دینے کا نتیجہ ہے۔ کانگریس صدر نے دعویٰ کیا کہ چاہے وہ اروناچل پردیش کی سرحد کے قریب گاؤں بسانا ہو یا سرحد کے قریب رہنے والے ہمارے لوگوں کا اغوا کرنا ہو، مودی حکومت کی 'پلیز چائنا پالیسی' (چین کو خوش کرنے کی پالیسی) نے اروناچل پردیش کی ضمن میں ہماری قومی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ لداخ کے علاوہ اروناچل پردیش میں بھی 'مودی کی چائنیز گارنٹی' چلائی جا رہی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ حکومت کو چین کے دعووں کی سختی سے تردید کرنی چاہئے۔

بی جے پی ڈری ہوئی ہے، کانگریس میں شامل ہوتے ہی میری سیکورٹی چھین لی گئی: پپو یادو

دہلی: 26 / مارچ (ایجنسیز) بہار میں پپو یادو کے کانگریس میں شامل ہونے اور اپنی پارٹی جن ادھیکار مورچہ کو کانگریس میں ضم کرنے سے بی جے پی بری طرح خوفزدہ ہو گئی ہے۔ یہ ہم نہیں بلکہ خود پپو یادو کہہ رہے ہیں۔ وہ اس ڈر کا نتیجہ اپنی سیکورٹی چھین لیا جانا بتاتے ہیں۔ انہوں نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ کانگریس جوائن کرتے ہی میری سیکورٹی چھین لی گئی ہے۔ وہ میری مقبولیت سے ڈرے ہوئے ہیں۔ انہیں میری سیکورٹی سے کھلواڑ منہگا پڑے گا۔ دہلی میں اپنی جن ادھیکار مورچہ کو کانگریس میں ضم کرنے کے بعد پورنیہ جا رہے پپو یادو نے باگ ڈوگرا ایئر پورٹ پر پہنچنے کے بعد بی جے پی اور جے ڈی یو حکومت پر اپنی سیکورٹی سے کھلواڑ کا الزام لگایا۔

ملک میں ای ڈی اور سی بی آئی کے ذریعہ ہو رہی حکومت، آئین کی اڑ رہی دھجیاں: اشوک گہلوت

جئے پور: 26 / مارچ (ایجنسیز) راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے بی جے پی حکمراں مرکزی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے منگل کے روز کہا کہ ملک میں ای ڈی، سی بی آئی اور انکم ٹیکس محکمہ کے ذریعہ سے حکومت ہو رہی ہے۔ سیکر سے سی پی ایم امیدوار امرارام کے نامزدگی پرچہ داخل کرنے کے موقع پر منعقد جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے اشوک گہلوت نے یہ بیان دیا۔ انھوں نے کہا کہ "ملک میں ای ڈی، انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ، سی بی آئی کے ذریعہ حکومت چل رہی ہے۔ ملک کے حالات انتہائی سنگین ہیں۔ جمہوریت خطرے میں ہے، بابا صاحب امبیڈکر کے ذریعہ تیار کردہ آئین کی یہ لوگ دھجیاں اڑا رہے ہیں... فکر انگیز حالت ہے، سمجھنے والے سمجھ رہے ہیں اور اگر آپ نہیں سمجھیں گے تو آنے والے وقت میں پچھتاوا سبھی کو ہوگا۔" راجستھان کی سابقہ کانگریس حکومت کے مختلف عوامی فلاحی منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے گہلوت نے کہا کہ "سب کچھ کیا، اس کے بعد بھی اسمبلی انتخاب میں بی جے پی لیڈران کے ذریعہ غلط فہمی پھیلائی گئی، جھوٹے الزامات لگائے گئے، اس کی وجہ سے ہماری حکومت نہیں بن پائی۔" الیکٹورل بانڈ سے متعلق انھوں نے کہا کہ "میں نے 2019 میں کہہ دیا تھا کہ یہ تنظیم پر مبنی بدعنوانی ہے... یہ آزادی کے بعد سب سے بڑی بدعنوانی ہے۔" اشوک گہلوت نے اس موقع پر جلد ہی کانگریس کا انتخابی منشور سامنے آنے کی بات کہی۔ انھوں نے کہا کہ "جلد ہی کانگریس کا انتخابی منشور آنے والا ہے اور اس میں تفصیل سے لکھا ملے گا کہ کسانوں، نوجوانوں، دلتوں کے لیے کیا ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "یہ انتخاب ملک کا ہے... یہ انتخاب ملک کے مستقبل کا ہے... یہ انتخاب جمہوریت کو زندہ رکھنے کا ہے۔" واضح رہے کہ کانگریس نے سیکر سیٹ اپوزیشن اتحاد 'انڈیا' میں شامل سی پی ایم کے لیے چھوڑ دی ہے۔ سی پی ایم امیدوار امرارام نے منگل کے روز یہاں سے اپنا پرچۂ نامزدگی داخل کر دیا۔ امرارام کے ساتھ کانگریس کی ریاستی یونٹ کے صدر گووند سنگھ ڈوٹاسرا، سی پی ایم پولت بیورو رکن ورندا کرات، سیکر رکن اسمبلی راجندر پاریک موجود رہے۔

ہندوستان کی 'پیداواری صنعت' رینسم ویئر حملوں کا سب سے بڑا ہدف: تحقیق

نئی دہلی: 26 / مارچ (ایجنسیز) ہندوستان کی پیداواری کی صنعت (مینوفیکچرنگ انڈسٹری) نے 2023 میں رینسم ویئر (ایک طرح کا وائرس جس کے ذریعے کسی کے کمپیوٹر پر سائبر حملہ کر کے تاوان طلب کیا جاتا ہے) کے سب سے زیادہ حملے برداشت کئے۔ یہ بات ایک عالمی رپورٹ میں سامنے آئی ہے۔ پالو آلٹو نیٹ ورک کی یونٹ 42 کی رپورٹ 250 سے زیادہ تنظیموں اور 600 سے زیادہ واقعات کے ڈیٹا پر مبنی ہے۔ اس نے لیک ہونے والی سائٹس کے پلیٹ فارمز سے 3998 پوسٹس کی جانچ کی جہاں دھمکی دینے والے اداکاروں نے متاثرین کو تاوان ادا کرنے پر مجبور کرنے کے لیے مختلف رینسم ویئر گروپس سے چوری کیے گئے ڈیٹا کو عوامی طور پر ظاہر کیا۔ عالمی سطح پر 2022-2023 کے دوران کثیر بھتہ خوری کے رینسم ویئر حملوں میں سال بہ سال 49 فیصد اضافہ متوقع ہے، جس میں ہندوستان میں مینوفیکچرنگ سیکٹر سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔

بلومبرگ معاملہ: خبروں کی اشاعت کے خلاف حکم امتناعی کے فیصلے کو سپریم کورٹ نے کیا منسوخ

نئی دہلی: 26 / مارچ (ایجنسیز) آزادئ اظہار انسان کے بنیادی حقوق میں سے ہے لیکن یہ حق ہمیشہ کسی نہ کسی طور پر سبوتاژ ہوتا رہا ہے۔ پھر چاہے آزادئ اظہار کا یہ معاملہ شخصی آزادی کا ہو یا پھر میڈیا کے ذریعے خبروں کی اشاعت کا۔ آزادئ اظہار کے حقوق کے ایسے ہی ایک معاملے میں سپریم کورٹ نے نچلی عدالت کے فیصلے کو منسوخ کر دیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ خبروں کی اشاعت کے خلاف حکم امتناعی لگانے سے آزادئ اظہار پر شدید اثر پڑتا ہے۔ اسی کے ساتھ سپریم کورٹ نے نچلی عدالت کے اس ضمن کے فیصلے کو منسوخ کر دیا ہے۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی صدارت والی سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ نے آزادئ اظہار کے معاملے میں یہ اہم بات کہی ہے۔ بین الاقوامی میڈیا گروپ 'بلومبرگ' سے متعلق توہین عدالت کی درخواست کے معاملے میں تین ججوں کی اس بنچ نے کہا کہ عدالتوں کو غیر معمولی واقعات کے علاوہ کسی بھی خبر کی اشاعت کے خلاف یکطرفہ طور پر حکم امتناعی نہیں دینا چاہیے۔ عدالت نے کہا کہ اس سے لکھنے والے کے آزادئ اظہار اور عوام کے جاننے کے حق پر سنگین اثر پڑ سکتا ہے۔ اس تبصرے کے ساتھ ہی سپریم کورٹ نے ملک کے مشہور میڈیا گروپ کے خلاف مبینہ طور پر توہین آمیز خبروں کی اشاعت کو روکنے کے ٹرائل کورٹ کے حکم کو بھی منسوخ کر دیا۔ بین الاقوامی میڈیا گروپ بلومبرگ پر زی انٹرٹینمنٹ کے خلاف توہین آمیز مضامین لکھنے کا الزام ہے۔ نچلی عدالت نے بلومبرگ کو مضامین ہٹانے کا حکم دیا تھا لیکن سپریم کورٹ نے کہا کہ مواد کی اشاعت کے خلاف حکم امتناعی کیس کی سماعت مکمل ہونے کے بعد ہی اس طرح کا حکم دیا جانا چاہیے۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی سربراہی والی تین ججوں کی بنچ نے کہا کہ مضمون کی اشاعت کے خلاف 'پری ٹرائل حکم امتناعی' جیسے حکم رائٹرس کے آزادئ اظہار اور عوام کے جاننے کے حق پر سنگین اثر ڈال سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ میں ان تین ججوں کی بنچ میں جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس منوج مشرا بھی شامل تھے۔ اس بنچ نے کہا کہ حکم امتناعی خاص طور پر یکطرفہ نہیں ہونا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ حکم امتناعی اس وقت تک نہیں دیا جانا چاہیے جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ جس مواد کو شائع کیا گیا ہے وہ 'بدنیتی پر مبنی' یا 'صریح جھوٹ' ہے۔ بنچ نے کہا کہ دوسرے لفظوں میں مقدمے کی سماعت شروع ہونے سے قبل لاپرواہی سے دیے گئے عبوری حکم امتناعی 'عوامی بحث کا گلا گھونٹنے' کے مترادف ہیں۔ سی جے آئی چندر چوڑ کی بنچ نے واضح کیا کہ عدالتوں کو غیر معمولی معاملات کے علاوہ یکطرفہ حکم امتناعی نہیں دینا چاہئے۔ اگر ایسا کیا گیا تو مقدمہ کی سماعت کے دوران مدعا علیہ کی طرف سے پیش کیے گئے دفاعی دلائل کی کوئی اہمیت نہیں رہ جائے گی۔ سپریم کورٹ کا کہنا ہے کہ الزامات ثابت ہونے سے پہلے شائع ہونے والے مواد کے خلاف عبوری حکم امتناعی، وہ بھی مقدمے کی سماعت شروع ہونے سے پہلے، سزائے موت کے مترادف ہے۔ عدالت نے کہا کہ ہتک عزت کے مقدمے میں عبوری حکم امتناعی دیتے وقت آزادئ اظہار اور عوامی مباحث کو روکنے جیسے پہلوؤں کو بھی ذہن میں رکھا جانا چاہیے، نیز عدالتوں کو طویل قانونی چارہ جوئی کے استعمال کی صلاحیت پر بھی غور کرنا چاہیے۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ دہلی ہائی کورٹ کے 14 مارچ کے حکم کے خلاف بلومبرگ کی عرضداشت پر سماعت کر رہی تھی۔ ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے حکم کے خلاف بلومبرگ کی اپیل کو مسترد کر دیا تھا۔

آئی پی ایل میں سٹے بازی کا عادی شوہر کروڑوں روپئے کا مقروض، بیوی نے خودکشی کر لی

بنگلورو: 26 / مارچ (ایجنسیز) سٹے بازی نے ایک اور گھر برباد کر دیا۔ درشن بابو ایک انجینئر ہیں جنہیں کرکٹ میچوں پر سٹے بازی کا شوق ہے اور وہ 2021 سے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) گیمز پر سٹے لگا رہے ہیں۔ وہ اکثر سٹے بازی میں ہارنے کے بعد رقم ادھار لیتا تھا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ ایک کروڑ روپے سے زیادہ کا مقروض ہو گیا۔ ادھار کی رقم وقت پر واپس نہ کرنے پر قرض لینے والوں نے اس کے افراد خاندان کو ہراساں کرنا شروع کر دیا۔ آخرکار، اس کی 23 سالہ بیوی رنجیتا نے قرض دہندگان کی مسلسل ہراسانی سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔ رنجیتا 18 مارچ کو کرناٹک کے چتردرگا میں اپنے گھر میں پنکھے سے لٹکی ہوئی ملی تھی۔ افراد خاندان کے مطابق درشن پر ایک کروڑ روپے سے زیادہ کا قرض تھا۔ اس نے ہوسادرگہ میں محکمہ معمولی آبپاشی میں اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر کام کیا اور 2021 سے 2023 تک آئی پی ایل سٹے بازی میں پھنس گیا۔ ایسے میں جوڑے کے مالی حالات بگڑ گئے۔

ماہ رمضان المبارک 2024ء
ناندیڑ شہر
آج کا افطار : 6:40
کل کی سحر : 4:55
روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ

کناوار برادرس کے ملٹی برانڈ شوروم کے
روبرو نئی عمارت میں
گروکرپا مارکیٹ، شاپ نمبر 1,2,3
کناوار برادرس
گروکرپا مارکیٹ، شاپ نمبر 1,2,3، مہاویر چوک، ناندیڑ
कन्नावार ब्रदर्स मल्टीब्रँण्ड शोरुमचे
समोरील नविन वास्तुमध्ये...
गुरूकृपा मार्केट, शॉप नं. 1, 2, 3
कन्नावार ब्रदर्स
शर्टींग डिव्हीजन
महावीर चौक, नांदेड
वेळ : सुबह 11 से रात 9 बजे तक
8007777003, 8007777911

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

مراٹھواڑہ کا سب سے بڑا اور پہلا سفید ملبوسات کا شوروم
مکمل سفید، ہمہ اقسام کے سفید پوشاکوں سے سجا سجایا شوروم
شرٹنگ، سوٹنگ اور لینن، کاٹن اور مختلف قسم کی لاتعداد ملبوسات
ہول سیل اور ریٹل داموں میں دستیاب
کناوار برادرس
گروکرپا مارکیٹ، شاپ نمبر 1,2,3، مہاویر چوک، ناندیڑ
मराठवाडयातील सर्वात मोठे प्रथम व्हाईट हाउस...
संपुर्ण परीपुर्ण व्हॉईट व्हरायटीजने भरलेले सुसज्ज दालन...
शर्टींग, सुटींग आणि लिनन, कॉटन व सेल्फच्या असंख्य व्हरायटीज
होलसेल व रिटेलमध्ये उपलब्ध
कन्नावार ब्रदर्स
गुरुकृपा मार्केट, शॉप नं.1,2,3 महावरीचैक, नांदेड
वेळ : सुबह 11 से रात 9 बजे तक
8007777003, 8007777911

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
27.March. 2024

خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

(والد مرحوم علیہ الرحمہ کی یاد میں)

تحریر: سید سعادت اللہ حسینی

آج (25 مارچ 2024) ابو مرحومؒ کو رخصت ہوئے چودہ برس ہوگئے۔ اس دوران میں نے بہت سی شخصیات کی یاد میں مضامین لکھے اور ان کے تعزیتی جلسوں میں تقریریں کیں۔ ابو کی یاد میں ان کی رحلت کے بعد سے ہی کئی دفعہ لکھنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ہمیشہ زبان کو گنگ اور قلم کو کند پایا۔ جب بھی سوچا، یادوں کے قافلوں نے اس طرح ہجوم کیا کہ کہاں سے بات شروع کی جائے، اس کا فیصلہ ہی ممکن نہیں ہوسکا۔ دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ عزیز و محبوب شخصیتوں کی موت کو شاید لاشعور آسانی سے قبول نہیں کرتا۔ اتنے برس گذر گئے، لیکن آج بھی لگتا ہے کہ وہ ہمارے روز وشب کا حصہ ہیں۔ کبھی خاموشی میں ان کے قدموں کی آہٹ محسوس ہونے لگتی ہے۔ کبھی بیٹھے بیٹھے اچانک ایسا محسوس ہوتا ہے گویا انہوں نے آواز دی ہو۔ ان کی آواز کا مخصوص زیر و بم اور لہجے کی مٹھاس تک کانوں میں گونجنے لگتی ہے۔ کبھی کاندھوں پر ان کے ہاتھوں کے مخصوص دباو کا احساس ہونے لگتا ہے۔ خواب میں تو سب سے زیادہ جس شخصیت سے ملاقات ہوتی ہے آج بھی وہ ابو مرحومؒ ہی ہیں۔ آپ کے بعد ہر گھڑی ہم نے آپ کے ساتھ ہی گذاری ہے میرے والد کا نام سید ہدایت اللہ حسینی تھا۔ حضرت زیدؒ بن علی بن حسینؓ کی اولاد میں سے ایک مرد مجاہد ابوالحسن جندیؒ 1245 عیسوی میں ایک لشکر کے ساتھ ہرات سے دلی تشریف لائے اور یہاں شہید ہوگئے۔ ان کی اولاد میں سے ایک بزرگ سید یوسف حسینیؒ (المعروف راجو قتال) نے سلطان محمد تغلق کے زمانے میں دلّی سے دولت آباد (اورنگ آباد کے قریب تاریخی مقام جسے تغلق نے دارالسلطنت بنایا تھا) ہجرت کی اور خلد آباد میں مدفون ہوئے۔ یوسف حسینیؒ کے فرزند دکن کے مشہور صوفی بزرگ، سلطان القلم حضرت سید محمد حسینی گیسو درازؒ (وفات 1422 عیسوی۔ گلبرگہ) تھے جنہوں نے ملک کے کئی علاقوں میں خصوصاً دکن میں اسلام کی تبلیغ کی۔ وہ اردو نثر کے بانی، اردو کے پہلے صاحب تصنیف مصنف، مفسر قرآن، شاعر، صوفی، فقیہہ، داعی، مصلح، متکلم، کئی زبانوں کے ماہر، دوسو کے قریب عربی، فارسی اور اردو کتابوں کے مصنف، عبقری شخصیت کے مالک بزرگ تھے۔ گیسو درازؒ کی گیارہویں پشت میں ایک اور صوفی بزرگ گذرے ہیں جن کا نام سید اصغر حسینیؒ تھا۔ اُن کی قبر گلبرگہ سے قریب سیڑم تعلقے کے ایک گاوں، اٹکال میں واقع ہے۔ ان بزرگ کی نسل سے تعلق رکھنے والے سادات خاندان، اٹکال کے آس پاس کے علاقے میں، یعنی موجودہ تلنگانہ اور کرناٹک کی سرحد پر گلبرگہ اور قدیم محبوب نگر اضلاع میں، دریائے کرشنا کے دونوں جانب واقع بستیوں میں آباد رہے ہیں۔ اصغر حسینیؒ کی ساتویں پشت میں سید درویش حسینیؒ مرحوم تھے جنہیں نظام سرکار نے اس علاقے میں بڑی زمین انعام میں دی تھی۔ ان کی وفات انیسویں صدی کے اواخر میں اٹکال میں ہوئی۔ میرے دادا مرحوم سید اسد اللہ حسینیؒ (وفات: 1969)، درویش حسینیؒ کے پوتے اور سید فخر اللہ حسینیؒ کے تیسرے فرزند تھے۔ دادا مرحوم سرکاری ملازم تھے اور گلبرگہ ضلع کے مختلف مقامات پر قیام پذیر رہے۔ یہ سب لوگ علاقے کے با اثر لوگوں میں شامل تھے۔ ابوؒ کی پیدائش اسی خاندان میں 8 نومبر 1942 کو ہوئی۔ وہ سب سے چھوٹے فرزند تھے۔ گرمٹکال میں ابو مرحومؒ کی ابتدائی تعلیم ہوئی اور پھر انہوں نے سول انجینیرنگ کی تعلیم گلبرگہ میں حاصل کی۔ اس وقت گلبرگہ میں مرحوم قاضی عبد الغنی صاحبؒ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ سلجھے ہوئے بزرگ تھے جو جماعت اسلامی ہند کی مجلس نمائندگان کے بھی رکن تھے۔ ابو مرحوم کے رشتے میں ماموں ہوتے تھے اور انہیں بہت عزیز رکھتے تھے۔ ان کے یہاں جماعت کے اکابر مولانا سراج الحسن صاحبؒ، محمود خان صاحبؒ، حمایت المقیت صاحبؒ وغیرہم کی آمد و رفت رہتی۔ ابوؒ اور تایا مرحومؒ یہیں تحریک اسلامی اور اس کے فکر سے متعارف ہوئے۔ تحریک سے عملی تعلق کا موقع انہیں کبھی نہیں ملا لیکن طالب علمی کی ان صحبتوں نے ان کے فکر کی بھی اور جذبات کی بھی بڑی گہری تربیت کر دی تھی۔ شاید اسی کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے کسی نظم سے تعلق کے بغیر تن تنہا پوری زندگی ایک داعی اور مصلح کی زندگی گذاری۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مہاراشٹر میں آب پاشی کے متعدد منصوبوں پر کام شروع ہو رہا تھا اور بڑی تعداد میں انجینیروں کی ضرورت تھی۔ ابھی والد صاحبؒ کے فائنل ایر کا نتیجہ بھی نہیں آیا تھا کہ ہم جماعتوں کی پوری بیچ کا جیکواڑی پروجیکٹ کے لیے تقرر ہوگیا اور وہ اپنے پچاس ساٹھ دوستوں کے ساتھ پیٹھن (اورنگ آباد) کے قریب جیکواڑی پروجیکٹ منتقل ہوگئے۔ اور 2000 عیسوی میں ریٹائرمنٹ تک اورنگ آباد، ایوت محل اور ناندیڑ اضلاع میں مختلف آب پاشی پروجیکٹوں پر کام کرتے رہے۔ آبپاشی کے یہ بڑے منصوبے شہر سے دور کسی ندی کے کنارے ہوا کرتے تھے اور وہیں کام کرنے والوں کی کالونیاں ہوتی تھیں۔ والد صاحبؒ کے کیریر کا بڑا حصہ اور ان کے ساتھ ہمارے بچپن کا پورا زمانہ انہی عارضی بستیوں یا کیمپوں میں گذرا۔ والد صاحب ایک کامیاب انجینیر تھے۔ محکمے میں ان کی قابلیت اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی بھی بڑی قدر تھی۔ انہیں ڈیپارٹمنٹ کی ریڑھ کی ہڈی backbone of the department کہا جاتا۔ عام سرکاری ملازم کے برخلاف ان کے پورے 36 سالہ دور ملازمت میں ان کے صرف دو بار تبادلے ہوئے اور دونوں بار ان کی خواہش اور گذارش پر۔ پہلی دفعہ پیٹھن سے اپر پین گنگا پراجکٹ 1978 میں جب انہوں نے وطن سے قریب تر مقام پر منتقل ہونا چاہا تھا اور دوسری بار 1988 میں جب میں نے دسویں جماعت مکمل کر لی تھی اور اب اعلی تعلیم کے لیے شہر کو منتقل ہونا ضروری ہوگیا تھا۔ ان کے علاوہ جب بھی ٹرانسفر کا موقع آتا، بالاتر افسران جاکر منسوخ کرا دیتے کہ وہ اس پروجیکٹ کے لیے ناگزیر ہیں۔ پروجیکٹ کے مقامات project sites پر مصروف پیشہ وارانہ زندگی گذارتے ہوئے وہ ہمیشہ اپنی دینی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ رہے۔ کسی اجتماعی نظم یا سپورٹ کے بغیر اپنی ذات میں انجمن بنے رہے اور اکیلے وہ سارے کام کیے جو کوئی منظم جماعت کر سکتی ہے۔ جب میں نے شعور سنبھالا تو ہم لوگ ایوت محل ضلع میں عیسی پور نامی دیہات کے قریب اپر پین گنگا پراجکٹ کے کیمپ میں مقیم تھے جسے پین گنگا نگر کہا جاتا تھا۔ یہ مقام ناندیڑ سے شمال میں تقریباً 85 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھا۔ بڑا پراجکٹ تھا اس لیے کیمپ بھی خاصا بڑا تھا یعنی تقریباً ڈیڑھ ہزار گھر تھے۔ انجینیروں کو کافی کشادہ بنگلے فراہم کیے گئے تھے۔ کیمپ میں مراٹھی میڈیم اسکول، اردو میڈیم اسکول، ہسپتال، بڑا کھیل کا میدان، کمیونٹی کلچرل سینٹر، ریسٹ ہاوس وغیرہ متعدد سہولتیں دستیاب تھیں۔ یہاں میری پہلی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک تقریباً دس سال قیام رہا۔ ساتویں جماعت تک تو اسکول کیمپ ہی میں تھا اس کے بعد آٹھویں سے دسویں تک تیس کلومیٹر دور واقع کلم نوری میں داخلہ ہوگیا جہاں ہم روز بس کے ذریعے اسکول جاتے تھے۔ والد صاحب نے پین گنگا نگر کیمپ منتقل ہونے کے بعد کوشش کر کے کالونی ہی میں مسجد بنوائی۔ بے حد مصروف زندگی گذاری لیکن کالونی کی مسجد میں ان کی دو سرگرمیوں میں کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ ایک روزانہ فجر بعد درس قرآن اور دوسرے جمعہ کا خطبہ۔ یہ دونوں کام ان کے پورے کیریر میں مستقل معمول بنے رہے۔ جب ہم نے شعور سنبھالا تو والد صاحب جس عہدے پر فائز تھے اس کے حامل کالونی میں چند ہی افسر ہوا کرتے تھے اور مسلمانوں میں اس عہدے پر فائز وہ واحد افسر تھے۔ کچھ اس کا اثر بھی تھا، کچھ ان کی شخصی کشش و جاذبیت تھی اور سب سے بڑھ کر ان کے پاکیزہ کردار کا اثر تھا کہ پوری کالونی میں مسلمانوں اور غیر مسلموں، سب میں ان کی بڑی عزت تھی۔ مسلمان انجینیروں اور دوسرے پڑھے لکھے لوگوں کے لیے تو ان کی حیثیت پیر و مرشد کی تھی۔ انہوں نے اس کا استعمال کرتے ہوئے بلاشبہ بہت سی زندگیوں کو متاثر کیا۔ قرآن مجید سے تعلق قائم کرنا، اس کو سمجھنے کا ذوق و شوق پیدا کرنا، دین پر عمل کا جذبہ پیدا کرنا اور برادران وطن کے درمیان دین کا اچھا تاثر قائم کرنا یہ ان کے خاص اہداف تھے۔ اور جہاں بھی وہ رہے اُن کے حصول میں اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی کامیابیاں بھی عطا کیں۔ اس چھوٹے سے کیمپ میں انجینیروں اور افسروں کے بڑے ٹھاٹھ ہوتے۔ ہر آفیسر کے پاس سرکاری گاڑی ضرور ہوتی جو اس کے گھر کے ہر چھوٹے بڑے فرد کے استعمال میں ہوتی۔ گھر میں کئی کئی سرکاری ملازم ہوتے جو گھریلو خادم کی طرح رات دن گھر کے کام کرتے۔ دفتروں میں موجود سہولتیں اور آرام کے سارے سامان گھروں کو منتقل کیے جاتے۔ والد صاحب مرحومؒ نے بہت سختی سے ان سب چیزوں سے پرہیز کیا۔ ہم پیدل اسکول جاتے تو لوگوں کو حیرت ہوتی۔ گھر کا سودا سلف والد صاحب خود لاتے۔ اتوار کے دن ہمیں لے کر ہفتہ وار بازار جاتے تو ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین لپک کر دوڑے دوڑے آتے اور ان کے ہاتھ سے تھیلیاں لینے کی کوشش کرتے۔ لیکن انہوں نے کبھی اس کی ہمت افزائی نہیں کی کہ سرکاری سہولتوں کا استعمال، ناحق طریقے سے ذاتی کام کے لیے کریں۔ گھر میں اپنے خرچ پر خاتون ملازمائیں رکھیں اور سرکاری ملازموں کو غلط طریقوں سے گھریلو ملازم بنا لینے کے عام رجحان کی کبھی پیروی نہیں کی۔ ان سب چیزوں سے ان کی بڑی اخلاقی ساکھ تھی۔ ان کے قصے زبان زد خاص و عام تھے۔ تقریباً چھبیس برس بعد 2014 میں ہم سب بھائی بہنوں نے مل کر عیسی پور کا دورہ کیا تھا۔ جہاں بھی گئے، دیکھا کہ ابھی تک لوگ انہیں یاد رکھے ہوئے ہیں اور ان کے قصے اور تذکرے نئی نسلوں میں تک عام ہیں۔ دعوت دین، اس کی اہمیت اور طریق کار وغیرہ کی تفصیل ہمیں بہت بعد میں ایس آئی او میں آنے کے بعد معلوم ہوئی لیکن ان سب باتوں کو بہت پہلے والد صاحب مرحوم کی زندگی میں ہم عملاً دیکھتے رہے۔ عید الفطر کے موقع پر کم سے کم تین دنوں تک برادران وطن کے مختلف گروپوں کا ہمارے گھر تانتا بندھا رہتا۔ بڑے افسروں سے لے کر چپراسیوں تک اور مشہور کنٹراکٹرز سے لے کر مزدوروں تک، کالونی کے سب لوگ مختلف گروپوں میں آتے رہتے۔ دفتر میں ساتھ کام کرنے والے غیر مسلم افسروں کو اٹھتے بیٹھتے اسلام کی تعلیمات کا تعارف کراتے اور رات میں ہم بھائی بہنوں کی موجودگی میں اس کی روداد والدہ کو سناتے۔ ہمارے ایک استاد نے حال ہی میں واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ عشا کی نماز کے بعد مسجد کے باہر چوراہے پر والد صاحب کچھ لوگوں کے ساتھ گفتگو کرتے ٹھہرے تھے۔ ایک غیر مسلم انجینیر شراب پی کر گھر لوٹ رہا تھا۔ جیسے ہی والد صاحب کو دیکھا، پلٹ گیا۔ ہمارے استاذ دوسری سمت سے آرہے تھے اس سے پوچھا تو مراٹھی میں جواب دیا کہ دیو مانس ※ یعنی فرشتہ صفت آدمی ہے اس کے سامنے میں نشے میں نہیں جاسکتا۔

ہیبت حق است این از خلق نیست — ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

(یہ رعب و دبدبہ کسی مخلوق کا رعب نہیں ہے، اچھے لباس یا عہدہ کا رعب نہیں ہے بلکہ حق کا اور خدا کا رعب ہے)

ان کے ایسے بہت سے واقعات مشہور ہیں۔ مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں میں بھی بڑی عزت اور احترام حاصل تھا۔ اس چھوٹے سے کیمپ میں مسلمان جونیر انجینیروں کی قابل لحاظ تعداد تھی۔ ان کے علاوہ کلرک، میکانک، فورمین، ڈرائیوروں، مزدوروں کے سپروائزروں وغیرہ میں مسلمانوں کی خاصی تعداد تھی۔ یہ لوگ مختلف طبقات، مسالک اور مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے تھے۔ آپس میں کشمکش بھی رہتی۔ لیکن والد صاحب مرحوم کی شخصیت ان سب کو جوڑنے والی شخصیت تھی۔ ہر طرح کے لوگوں کو ساتھ لے کر چلنے کی صلاحیت، ان کی شخصیت کا بڑا پر کشش پہلو تھا۔ اگرچہ فکری لحاظ سے وہ تحریک سے قریب تھے لیکن ہر قسم کی دینی سرگرمیوں کی ہمت افزائی اور سرپرستی کرتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کچھ لوگوں نے جن کا تعلق تبلیغی جماعت سے تھا، کالونی میں ایک دفعہ تبلیغ کا ضلعی سطح کا بڑا اجتماع منعقد کیا جس میں باہر سے بھی جماعتیں اور ذمہ داران آئے۔ اجتماع کے سارے انتظامات والد صاحب کی سرپرستی اور نگرانی میں انجام پائے۔ کچھ لوگ اہل حدیث تھے۔ وہ بھی ناندیڑ سے علماء کو مدعو کرتے۔ ہمارے گھر پر ان علماء کی دعوتیں ہوتیں۔ اور ان اجتماعات کی نگرانی و سرپرستی بھی اکثر والد مرحومؒ ہی فرماتے۔ حاسدوں اور شر پسندوں کی بھی کمی نہیں تھی۔ ان کی شرانگیزیوں کے بھی وہ برابر نشانہ بنتے رہے۔ انہوں نے کبھی ان کی پرواہ نہیں کی اور نہ ان کی شرانگیزیوں کو کبھی اپنی توجہات کا موضوع بنایا۔ انہیں نظر انداز کرتے ہوئے، ہمیشہ خاموشی سے اپنے کام میں لگے رہے۔ آبائی وطن کے علاقے میں خاندانی نسبت کی وجہ سے لوگ عقیدت واحترام کا ایک خاص تعلق رکھتے تھے۔ ہم چھوٹے بچوں کا بھی لوگ احترام کرتے۔ نام سے نہیں پکارتے۔ چھوٹے صاحب، منجھلے صاحب وغیرہ القاب مختص تھے۔ والد صاحب کو یہ ماحول بالکل پسند نہیں تھا۔ خاندان اور حسب نسب کی بنیاد پر کسی بھی درجے کی تفریق کی انہوں نے ہمیشہ سختی سے ہمت شکنی کی۔ بدعات وخرافات سے اپنے خاندان کو ہمیشہ دور رکھا۔ توہمات، بے جا رسوم وغیرہ کے خلاف وہ خاندان میں ایک طاقتور تحریک بنے رہے۔ مرحومہ نانی صاحبہؒ (وفات 1996) اس معاملے میں ان کی پرزور حامی تھیں۔ وہ ایک تعلیم یافتہ اور دین کے مطالعے کا نفیس ذوق رکھنے والی خاتون تھیں اور توہمات و بدعات کے خلاف خاندان میں، خاص طور پر خواتین کے درمیان بڑی بارعب اور بااثر آواز بنی رہیں۔ والد صاحب بہت پاکیزہ اور نفیس علمی ذوق رکھتے تھے۔ ہم نے آنکھیں کھولیں تو گھر میں متعدد تفاسیر قرآن موجود تھیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداود وغیرہ کے اردو تراجم موجود تھے۔ مولانا مودودیؒ اور دیگر تحریکی بزرگوں کی کتابوں کے ساتھ فقہ، تاریخ، سیر وسوانح، تصوف وغیرہ مختلف میدانوں سے متعلق ڈھیر ساری کتابیں تھیں۔ تجلی، زندگی، الحسنات، وغیرہ کی فائلیں موجود تھیں۔ رات کو سوتے تو والد صاحب، والدہ، نانی اماں، سب کے تکیوں کے پاس کتابیں ضرور ہوتیں۔ اس وقت دیوبند میں اہم مرجع کتابوں کے اردو ترجمے اور ان کی اشاعت کا کوئی سلسلہ چل رہا تھا۔ جیسے جیسے ترجمہ ہوتا ماہ بہ ماہ چھوٹی چھوٹی جلدیں وی پی پی سے آتیں۔ والد صاحب برسوں سے اس اسکیم کے مستقل خریدار تھے۔ میرے شعور کے زمانے میں شاہ ولی اللہؒ کی کتاب حجتہ اللہ البالغہ، امام غزالیؒ کی کتاب احیاء العلوم اور تصوف کی مشہور کتاب عوارف المعارف کی جلدوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری تھا۔ ڈاکیہ جیسے ہی کوئی جلد لا کر دیتا، والد صاحب اس کا مطالعہ شروع کر دیتے۔ مجھے بھی بڑا تجسس ہوتا۔ حالانکہ میری عمر نہ ان کتابوں کو سمجھنے کی تھی اور نہ یہ دقیق مباحث اس عمر میں پلے پڑتے تھے لیکن والد صاحب کے انہماک کو دیکھ کر مجھے بھی انہیں پڑھنے کا شوق ہوتا۔ وہ بھی، غیر محسوس طریقے سے ان کتابوں کے اوراق کو الٹنے پلٹنے کی ہمت افزائی کرتے۔ کبھی نسبتاً ہلکے پھلکے اور قابل فہم مباحث والے صفحات کی نشان دہی کر دیتے۔ ابن خلدونؒ، ابن تیمیہؒ، ابن قیمؒ، شاہ ولی اللہؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، امام شاطبیؒ وغیرہ بزرگوں سے اس عمر میں جو شناسائی ہوئی اس نے آگے کی زندگی میں میری بڑی مدد کی۔ میری دل چسپی اردو اور انگریزی کے ادب خصوصاً ناولوں میں بھی تھی۔ یہ شوق والد مرحوم کو زیادہ پسند نہیں تھا۔ ناول پڑھتے دیکھتے تو چہرے پر ناگواری کا ہلکا سا تاثر آجاتا۔ روکا کبھی نہیں لیکن ان کی ناپسندیدگی کو دیکھ کر میں نے کبھی ان کے سامنے ناول نہیں پڑھے۔ ابن صفی جیسے ناول نگاروں کا اور بیسویں صدی، شمع وغیرہ جیسے رسالوں کا اس زمانے میں بڑا غلغلہ تھا لیکن ہمارے گھر میں ان سب کا کوئی گذر نہیں تھا۔ اس طرح ان کا مطالعہ اپنے پیشہ ورانہ اور تکنیکی امور یا حالات حاضرہ سے ہٹ کر کسی شعبے میں مرکوز تھا تو وہ دینی علوم ہی کا شعبہ تھا۔ رسمی دینی تعلیم کے بغیر اور کسی دینی تحریک یا جماعت سے وابستگی کے بغیر، دور دراز کیمپوں کی زندگی بسر کرتے ہوئے، ان کا یہ ذوق حیرت انگیز تھا۔ البتہ اسلام کے دائرے کے اندر مسالک و مکاتب کے اختلافات کے معاملے میں، ان کے مزاج کی طرح ان کے علمی ذوق میں بھی بڑی وسعت اور رواداری تھی۔ گھر میں محمد بن عبدالوہاب نجدیؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ سے لے کر امام غزالیؒ، شاہ ولی اللہؒ اور شہاب الدین سہروردیؒ تک اور مولانا مودودیؒ، مولانا آزادؒ، عامر عثمانیؒ وغیرہ سے لے کر مولانا علی میاںؒ، مولانا تھانویؒ، بلکہ مولانا وحید الدین خانؒ وغیرہ تک، ہر طرح کی اور ہر نقطہ نظر کی کتابیں موجود رہتی تھیں۔ رسالے بھی متنوع رہتے تھے۔ خاندان میں بھی کئی اہل علم بزرگ موجود تھے۔ ان کی وساطت سے بھی مختلف مکاتب فکر کی کتابیں اور رسالے آتے رہتے تھے۔ نیپال سے اہل حدیث کا ایک رسالہ السراج پابندی سے آتا تھا۔ الرسالہ آتا۔ نور، ہلال اور الحسنات آتے۔ ہم بچوں کو، ان سب کتابوں اور رسالوں کے مطالعے کی نہ صرف اجازت تھی بلکہ ہمت افزائی تھی۔ والد مرحوم کی تربیت کا انداز بہت منفرد تھا۔ آج میں پلٹ کر دیکھتا ہوں تو جو کچھ معمولی خوبیاں اپنے اندر پاتا ہوں محسوس ہوتا ہے کہ اس میں بڑا رول ان کے انداز تربیت کا ہے۔ وہ بہت خاموش مربی تھے اور غیر محسوس طریقے سے جذبات و داعیات کو رخ دینا، ان کے طریقہ تربیت کی خصوصیت تھی۔ کسی کام کے لیے نہ صرف یہ کہ انہوں نے کبھی جبر نہیں کیا بلکہ واضح نصیحت بھی بہت کم کی۔ پڑھائی کے لیے بھی ڈانٹ ڈپٹ تو دور کی بات ہے، ان کی جانب سے روک ٹوک بھی بہت کم تھی۔ کیا پڑھیں؟ کب پڑھیں؟ کیا کریں، کیا نہ کریں؟ یہ سب فیصلے ہم آزادانہ کرتے۔ وہ سہولتیں فراہم کر دیتے تھے اور اپنی ہلکی پھلکی غیر رسمی گفتگو سے اور خود اپنے رول ماڈل سے جذبہ پیدا کر دیتے تھے۔ روز فجر کے درس میں ساتھ لے کر جاتے۔ ایک دفعہ درس سے آتے ہوئے پوچھا کہ کیا تمہارا دل بھی چاہتا ہے کہ قرآن سمجھو۔ میں نے دل چسپی اور شوق کا اظہار کیا تو دور کے گاوں سے ایک عالم دین کا انتظام کر دیا اور انہیں ہدایت دی کہ روزانہ آکر تفسیر پڑھائیں۔ دفتر کے کام سے ناندیڑ جاتے تو شام میں خاص شہر میں رکتے اور دور چوک میں جاکر مکتبہ رہنمائے انسانیت سے نور، الحسنات وغیرہ رسالے اور بچوں کی کتابیں خرید کر لاتے۔ چھ سات سال کی عمر سے میرے مطالعے کا سفر شروع ہوگیا۔ نو دس سال کی عمر میں انہوں نے میرے اندر، لکھنے کا شوق محسوس کیا تو کاغذ اور لفافے لا کر دے دیے کہ لکھو اور پوسٹ کرو۔ جلد ہی ہمارے مضامین شائع ہونے لگے۔ ایک دفعہ رسالے میں کسی مصنف کی نقطوں کے بغیر سیرت کی کتاب کا تعارف چھپا تھا۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی تو چیلنج کیا کہ تم بھی ایک مضمون اس طرح سیرت پر لکھ دو۔ دو دن کی محنت کے بعد میں نے دو تین صفحے کا غیر منقوط مضمون لکھ دیا تھا۔ بہت خوش ہوئے اور اپنے دوستوں کو مضمون دکھایا۔ خبروں میں دلچسپی بڑھتے دیکھی تو ایک دن اچانک اردو اخبار بند کر دیا اور انگریزی اخبار جاری کر دیا۔ مقصد یہ تھا کہ انگریزی زبان کی صلاحیت بھی پیدا ہوجائے۔ بہت جلد اس انگریزی اخبار کے بچوں کے صفحے میں بھی ہمارا مضمون شائع ہوگیا۔ میں ساتویں آٹھویں میں تھا کہ ایک دن فرمایا کہ تم بہت آسانی سے عربی بھی سیکھ سکتے ہو۔ وہاں وسائل بالکل میسر نہیں تھے۔ میں نے قرآن پڑھانے والے استاد سے پوچھ کر منہاج العربیہ منگائی۔ اور خود ہی اس کو پڑھ کر مشق کی کوشش شروع کی۔ بہت خوش ہوئے۔ اگلی بار ناندیڑ جاکر لوٹے تو عربی سکھانے والی کتابیں ساتھ لے آئے۔ ریاضی ان کا پسندیدہ مضمون تھا۔ کبھی اچانک ریاضی کا کوئی پیچیدہ معمہ دے دیتے۔ ان کے ان معموں نے ریاضی کے شوق کو بھی جلا بخشی۔ اس طرح متعین ہدایات اور مشورے دینے کے بجائے، شوق اور جذبہ پیدا کرنا اور پھر بھرپور آزادی دینا، یہ ان کا مخصوص طریق کار تھا۔

روح پدرم شاد، کہ استادِ مرا گفت: کہ فرزندِ مرا عشق بیاموز و دگر ہیچ!

(خدائے پاک میرے والد کی روح کو شاد رکھے کہ اُنھوں نے میرے استاذ سے فرمایا تھا کہ میرے بیٹے کو صرف عشق سکھا دیجیے، باقی کسی چیز کی ضرورت نہیں)

یہ ان کا پیدا کردہ جذبہ ہی تھا کہ اس زمانے میں اور کیمپ کے دور دراز ماحول میں جہاں ہم کو نہ جماعت اسلامی معلوم تھی، نہ ایس آئی او بلکہ اجتماعی دینی سرگرمی کا کوئی تصور ہی نہیں تھا، وہاں ہم نے اپنے طور پر طرح طرح کے کام شروع کیے۔ کالونی کے بچوں کو جمع کر کے کبھی تقریری مقابلے کرائے تو کبھی بچوں کو فجر پڑھانے کی مہم شروع کی اور کبھی بچوں کی لائبریری چلائی۔ اسی دوران پوسد میں طلبہ تحریک کے ایک تقریری مقابلے میں حصہ لینے کا اور اول انعام حاصل کرنے کا موقع ملا۔ یہ تحریک اسلامی سے ہمارا پہلا تعارف تھا۔ ناندیڑ منتقل ہوئے اور ایس آئی او سے تعارف ہوا تو ایس آئی او کو اپنے دل کی آواز محسوس کیا اور پہلے دن سے اس سے تعلق قائم ہوگیا۔ والد صاحبؒ کی کوشش ہوتی کہ ہم آزادانہ فیصلے کرنے اور فیصلوں کی ذمہ داری قبول کرنے والے بنیں۔ دوسروں پر انحصار کم سے کم ہو۔ حوصلہ و ہمت پیدا ہو۔ ساتویں، آٹھویں جماعت ہی سے انہوں نے اکیلے طویل اسفار پر ہمیں بھیجنا شروع کر دیا۔ دسویں کے بعد ایک خصوصی ایوارڈ کے لیے مجھے ممبئی منترالیہ بلایا گیا تو والد صاحب نے اکیلے جانے اور انعام لے کر آنے کا حکم دیا۔ والدہ صاحبہ ممبئی جیسے شہر میں، پہلی دفعہ اکیلے بھیجنے کے لیے تیار نہیں تھیں۔ لیکن بالآخر میں اکیلا گیا اور ممبئی کے سارے مراحل کو اکیلے مکمل کر کے انعام وصول کر لیا۔ کیا پڑھنا ہے؟ کس مقابلے میں حصہ لینا ہے؟ کہاں سفر کرنا ہے؟ یہ سب فیصلے ہم نے آزادانہ کیے۔ بعد میں کس کورس میں داخلہ لینا ہے؟ کس کالج میں پڑھنا ہے؟ ان سب فیصلوں میں بھی وہ کبھی مخل نہیں ہوئے بلکہ آزاد فیصلوں کی ہمت افزائی فرماتے رہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ میری شخصیت سازی میں والد صاحب مرحوم کے اس انداز تربیت کا بڑا دخل ہے۔ جماعت میں باقاعدہ شمولیت کا انہیں موقع نہیں ملا تھا لیکن اپنے خاندان کے افراد کی سرگرم شمولیت اور فعال شرکت کی انہوں نے بھرپور ہمت افزائی کی۔ میں ایس آئی او کا ممبر بنا اور پھر مختلف ذمہ داریاں سنبھالنی شروع کیں۔ کثرت سے سفر بھی شروع ہوگئے۔ گھر کے کاموں اور خود ان کی خدمت اور ان کے تئیں ذمہ داریوں میں بڑی کوتاہیاں بھی ہوتی رہیں۔ لیکن میری تنظیمی و تحریکی سرگرمی کے فیصلے کا انہوں نے ہمیشہ پوری خوشدلی سے احترام کیا۔ ان کی خواہش ہی پر میں نے انجینیرنگ میں داخلہ لیا تھا۔ ان کی بڑی آرزو تھی کہ گریجویشن کے بعد انجینیرنگ کی اعلی تعلیم بیرون ملک کے کسی بڑے ادارے سے حاصل کروں۔ لیکن میں تنظیمی و تحریکی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مصروف رہا۔ اس پر کبھی کسی خفگی کا انہوں نے اظہار نہیں کیا۔ میرے بعد دونوں بھائی بھی ایس آئی او میں سرگرم ہوگئے۔ میں رکن ہوگیا تو کچھ عرصہ بعد والدہ صاحبہ بھی رکن ہوگئیں۔ ہم سب کا وہ پوری رضامندی و خوشنودی کے ساتھ تعاون کرتے رہے۔ ہمارے تنظیمی و تحریکی کاموں پر خوش بھی ہوتے رہے۔ شہر میں میری تقریر ہوتی تو ضرور شرکت فرماتے۔ کیسیٹ رکھتے اور انہیں سنتے۔ تقاریر کے کیسٹ اور میرے شائع شدہ مضامین اپنے دوستوں کو دکھاتے۔ ہمارے تحریکی و تنظیمی کردار اور ٹوٹی پھوٹی خدمات میں یقیناً ان کی خاموش ہمت افزائی نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ ایک عرصے سے انہیں ذیابطیس اور بلڈ پریشر کی شکایت تھی۔ لیکن اپنے معمولات میں منظم اور صحت کے اصولوں کی پابندی کرنے والے تھے اس لیے ہمیشہ فعال و مستعد رہے۔ 16 مارچ 2010 کی صبح فجر بعد سینے میں شدید درد اٹھا۔ فوری ہسپتال لے جایا گیا تو معلوم ہوا کہ ہارٹ اٹیک ہے۔ کیر ہاسپٹل میں داخل ہوئے۔ انجیوگرافی وغیرہ کے بعد ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا کہ ابھی سرجری وغیرہ مناسب نہیں ہے۔ ایک ہفتہ ہسپتال میں ڈاکٹروں کی نگرانی میں رہے۔ پھر مکمل صحت یاب قرار پاکر 24 مارچ کو ڈسچارج کیے گئے۔ ڈسچارج ہونے کے کچھ گھنٹوں بعد عشا پڑھ کر لیٹے ہی تھے کہ سینے میں پھر تکلیف شروع ہوئی۔ ایمبولینس بلائی گئی لیکن ہسپتال پہنچنے سے پہلے 67 سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دفترِ ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات
زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

ایس ایم امداد چیارٹیبل ٹرسٹ حیدرآباد کے لئے
مالی تعاون فراہم کرنے کی اپیل

حیدرآباد/ 23 مارچ (پریس نوٹ) سماج کے مختلف طبقات بالخصوص غریب عوام کے لیے ایس ایم امداد چیارٹیبل ٹرسٹ حیدرآباد جو کئی سالوں سے خدمات انجام دے رہا ہے ایس ایم امداد چیارٹیبل ٹرسٹ کے صدر محمد حنیف اپنے ساتھیوں کے ساتھ حیدرآباد کے مختلف علاقوں میں عوام کو مفت کھانا کھلانے کا اہتمام کیا ہے وہ اس ٹرسٹ کے نعرہ فیڈنگ فوڈ سیو ہنگر کے تحت عوام کو ایک وقت کھانا کھلانے کا اہتمام کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ عوام کو خود روزگار فراہم کرنے کے لیے ان کی معاشی طور پر امداد کر رہے ہیں محمد حنیف نے ماہ صیام کے دوران عامتہ المسلمین سے اپیل کی کہ وہ زکوۃ عطیات کے ذریعہ ایس ایم امداد چیارٹیبل ٹرسٹ کو فراہم کریں، اپنے عطیات بنک اکاونٹ میں جمع کرا سکتے ہیں۔

رمضان اور طلباء

انجینئر محمد ریاض الحق (انڈین انسٹیٹیوٹ آف فاونڈیشن اسٹڈیز، آکولہ)

پیارے بچوں دہم جماعت کے امتحان کی مصروفیات سے آپ مکمل فارغ ہو چکے ہیں اور رمضان المبارک کا تقریباً ادھا مہینہ بھی گزر چکا ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ رمضان المبارک Self development کا مہینہ ہے- اس ماہ مبارک کو خوب غنیمت جانئے اور اس ماہ کے بقیہ ایام میں اپنی ذات کو سب سے بڑھ کر Focus Area بناتے ہوئے منصوبہ بنائے۔ اس منصوبہ کی مدد سے آج ہم جس مقام پر ہیں آنے والے نئے تعلیمی سال میں ہماری شخصیت نکھر جانی چاہیے اور سنور کر سامنے آنی چاہیے۔ ہماری شخصیت کا Multidimensional ارتقاء ہو، ہم ایک مثالی اور اچھا طالب علم بنے اس کے لیے رمضان کا مہینہ بہترین پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔ درج ذیل کچھ نکات پیش کیے گئے ہیں، جس کی مدد سے اسٹوڈنٹس اپنا رمضان بہتر بنا سکتے ہیں۔

نماز

1. پانچوں وقت کی نماز تکبیر اولی کے ساتھ صف اول میں ادا کرے- 2. نماز ٹھہر ٹھہر کر سکون کے ساتھ ادا کرے۔ نماز کا ترجمہ بھی یاد کرلیں- 3. فرض نماز کے بعد نوافل کا اہتمام کرے- تہجد ※ اشراق، چاشت وغیرہ۔ تہجد کی بڑی اہمیت ہے۔ تہجد کے لیے سحر میں ۱۰ منٹ پہلے اٹھ جائیں- 4. کوشش کریں کہ ہر وقت باوضو رہے- 5. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھنا سیکھیں-

قران مجید

1. رمضان کا مہینہ دراصل قران کا مہینہ ہے۔ خوبصورت آواز میں تجوید کے ساتھ قران مجید پڑھیں- 2. قرآن مجید جتنا زیادہ پڑھ سکتے ہیں پڑھیں- الگ الگ صلاحیتوں کے حساب سے قران مجید کا مطالعہ کریں (ناظرہ، ترجمہ، تفسیر، غور وفکر وغیرہ)- 3. قران کا ترجمہ پڑھ کر تراویح کی نماز کو جائیں- 4. قرآن مجید کو زیادہ سے زیادہ حفظ کرنے کی کوشش کریں۔

دعا

1. افطار وسحر کے وقت خصوصاً دعاؤں کا اہتمام کریں- 2. اپنے لیے, امی ابو کے لیے, خاندان کے لیے, رشتہ داروں کے لیے, ملک وقوم کے لیے, پوری انسانیت کے لیے دعاؤں کا اہتمام کریں-

مطالعہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

1. رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کریں- 2. روزانہ احادیث کا مطالعہ کریں-

پیغمبروں کے واقعات

1. قرآنی واقعات کا مطالعہ کریں- 2. پیغمبروں کے واقعات حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسی علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسی علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام وغیرہ کا مطالعہ کریں-

صدقہ

1. ہمیشہ مسکراتے رہیے، مسکرانا بھی صدقہ ہے- 2. دوسروں کی مدد کریں- 3. افطار کے وقت کسی مستحق کو یاد رکھیں-

سحری وافطار میں مدد کرنا

1. دسترخوان لگائے - 2. سب کو افطار وکھانا پیش کرے- 3. کھانا رکھنے میں امی کی مدد کریں- 4. گھر والوں کو کھانا پیش کریں- 5. اپنی امی اور بہنوں سے انواع واقسام کے کھانوں کی فرمائش نہ کرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی فرمائش سے ان کا وقت عبادت کے بجائے کھانا پکانے میں چلا جائے-

بھائی بہن کی مدد کرنا

1. لڑائی نہ کرے- 2. سحری و افطار کے وقت مل جل کر کھائیں- 3. صحت مند کھیل کھیلیں- 4. بڑے بہن بھائیوں کی عزت احترام کریں، ان سے بحث مباحثہ نہ کریں اونچی آواز میں بات نہ کریں- 5. چھوٹوں کے ساتھ محبت سے پیش آئیں- 6. اپنی کھانے پینے کی چیزوں میں ان کو بھی حصہ دیں-

رشتہ داروں سے ملاقات

.1 دادا, دادی, نانا, نانی, پھوپھو, چچا, تایا, خالہ, ماموں وغیرہ افراد سے ملاقات کریں اور دعا کے لیے کہیے- .2 دوست احباب سے ملاقات کریں۔

شخصیت سازی

1. رمضان کا مہینہ شخصیت سازی کا مہینہ ہے۔ رمضان میں ہم ہماری اخلاقی, روحانی, جسمانی, عقلی, تربیت پر خوب توجہ دیں- 2. نفس کا تزکیہ کریں- 3. نرم لہجہ اور خندہ پیشانی سے ملاقات کریں۔ ہماری زبان بڑی پیاری ہونی چاہیے- 4. ہماری زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے- 5. غصے کو کنٹرول کریں- 6. ہم مثالی طالب علم بننے کی کوشش کریں-

اسکولی تعلیم

1. نصابی اور غیر نصابی کتب کا مطالعہ کرے- 2. پہلی کلاس سے لے کر ہم جس کلاس میں وہاں تک کا ریویژن کریں- 3. نئی مہارتیں، نیا ہنر، نئی چیزیں سیکھنے کی کوشش کریں- 4. جتنا پڑھے اس کے مائیکرو نوٹس بنائیے- اللہ تعالی ہمیں رمضان المبارک کی فیوض و برکات سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے والا بنائے اور ہماری شخصیت کو نکھار دے- آمین

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

انڈیا کے زیر انتظام کشمیر میں گاہک تربوز خریدنے سے کیوں ڈر رہے ہیں؟

شفاعت فاروق

'کہا جا رہا ہے کہ تربوز میں کچھ ملاوٹ ہے اس لیے ہم اسے خریدنے سے ڈر رہے ہیں'، جب پھل ہی ہمارے لیے مضرِ صحت بن جائے تو ہم لوگ کریں تو کریں کیا؟' یہ وہ فقرے ہیں کو آج کل انڈیا کے زیر انتظام کشمیر میں ہر شہری کی زبان پر ہیں۔ اگر آپ انڈیا کے زیر انتظام کشمیر کے بازار میں نکل جائیں تو آپ کو وہاں بہت سے پھل فروش نظر آئیں گے جو لال لال، میٹھے اور رسیلے تربوز لیے بیٹھیں ہیں مگر ان کے پاس گاہک نہیں ہیں۔ تربوز کو ایک فرحت بخش اور خوش ذائقہ پھل تصور کیا جاتا ہے۔ انڈیا کے زیر انتظام کشمیر میں لوگ عموماً اسے رمضان کے دوران کھانا پسند کرتے ہیں جبکہ کچھ لوگ اس کا جوس پسند کرتے ہیں مگر آج کل گاہک اسے خریدنے اور کھانے سے خوفزدہ ہے۔ مگر کیوں؟ جب یہ بات ہم نے انڈیا کے زیر انتظام کشمیر کے ایک نوجوان سے پوچھی تو ان کا کہنا تھا کہ 'پہلے اگر دیکھا جائے تو یہاں کے لوگ رمضان میں پھل اور خصوصاً تربوز کھانا پسند کرتے تھے لیکن اب جو اس کے حوالے سے ایک تنازع بنا ہوا ہے کہ اس کو کھایا جائے یا نہ کھایا جائے اس نے اس کی مانگ پر بہت اثر ڈالا ہے۔' انڈیا کے زیر انتظام کشمیر کے بازاروں کا اگر دورہ کریں تو آپ کو ایک مختلف صورتحال دکھائی دیتی ہیں کیونکہ بازاروں میں تربوز تو موجود ہیں لیکن ان کی فروخت بہت کم ہے۔ انڈیا کے زیرِ انتظام کشمیر میں یوں تو بہت سے پھل مقامی طور پر پیدا ہوتے ہیں مگر تربوز کا شمار اُن پھلوں میں ہوتا ہے کہ جو انڈیا کے دیگر شہروں سے کشمیر میں آتا ہے۔ گذشتہ برس تک رمضان میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والا پھل تربوز ہی تھا لیکن اس برس اچانک ایسا کیا ہوا کہ لوگ اسے خریدنے سے کترا رہے ہیں۔ پھل فروش ہوں یا منڈیوں میں بیٹھے بڑے بیوپاری سب ہی پریشان ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ اس سب کی وجہ ایک غلط معلومات پر مبنی ٹویٹ ہے جو ایک مقامی ڈاکٹر کی جانب سے کی گئی تھی۔ انڈیا کے زیر انتظام کشمیر کے ایک ڈاکٹر نے ایک ٹویٹ کرتے ہوئے لکھا کہ 'اس بے موسمی تربوز سے بچیئے جسے مختلف نقصاندہ ادویات اور مسالے لگا کر مصنوعی طریقے سے پکایا گیا ہے اور اس میں رنگ کے انجیکشن لگائے جا رہے ہیں جس سے کینسر کا خطرہ ہے۔' بازار میں جائیں تو لوگ رمضان کے لیے فروٹ کی خرید و فروخت بھی کرتے دکھائی دیتے ہیں لیکن تربوز کی ریڑھی پر اب ماضی جیسا رش نہیں۔ ایک ریڑھی پر محمد سمیر بھی فروٹ بیچ رہے ہیں انھوں نے کہا کہ 'اس سے پہلے ہم لگ بھگ ایک دن میں دس سے پندرہ من بیچتے تھے۔ لیکن ابھی بہت کم ہے کبھی ایک من اور یا پھر 50 کلو، یہ سب اس افواہ کی وجہ سے ہوا ہے۔' ایک بیوپاری ظہور احمد نے بی بی سی کو بتایا کہ 'ہمارا تو نقصان ہوگیا ہے ایک ایک بندے کی پانچ پانچ، چھ چھ لاکھ مالیت کے تربوزوں سے لدی گاڑیاں کھڑی ہیں کسی کے پاس دو گاڑیاں ہیں کسی کے پاس تین گاڑیاں ہیں اور سبھی پریشان ہیں۔' ایک اور تاجر نے کہا میں یہاں سامان بیچتا ہوں، مجھ جیسے غریب تو مارے گئے ناں۔ ہمارا روزگار ہی ختم ہوگیا ہے۔ اس معاملے پر بی بی سی نے نیو کشمیر فروٹ ایسوسی ایشن کے سیکریٹری جنرل چوہدری شوکت سے بات کی تو ان کا کہنا تھا کہ 'بد اعتقادی کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ تاجر بہت زیادہ مایوس ہیں لوگ تربوز کی گاڑیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن خریدار کوئی نہیں ہے۔ اس کی وجہ وہ غلط معلومات ہیں جس کی وجہ سے عدم اعتماد ہے۔' پھلوں کے تاجر کہتے ہیں کہ گذشتہ برس کی نسبت تربوز کی فروخت میں 70 فیصد کمی آئی ہے۔ تاجروں کے مطابق گذشتہ برس رمضان میں تربوز کی فروخت پانچ کروڑ روپے یومیہ تھی جس میں اب 70 فیصد کمی دیکھی جا رہی ہے۔ 'ان میں کوئی خرابی نہیں پائی گئی یہ کھانے کے لیے محفوظ ہیں' انڈیا کے زیر انتظام کشمیر میں تربوز کے مضرِ صحت ہونے کی جانچ کے لیے حکومت کی جانب سے موقع پر ہی اس کا ٹیسٹ کرنے کے لیے موبائل ویز منڈیوں اور بازاروں میں موجود ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ علاقے میں تربوز کے ٹیسٹ کیے گئے ہیں اور ان کے قبل از وقت پکنے کے دعوے بے بنیاد ہیں۔ یہی نہیں بلکہ مزید جانچ پڑتال کے لیے حکومت تربوز کے نمونے لیبارٹری میں بھی بھجوا رہی ہے۔ ڈپٹی کمشنر فوڈ اینڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ شگوفہ جلال نے میڈیا کے نمائندوں کو اس حوالے سے بریفنگ دی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم نے نا صرف لیبارٹری میں تربوز میں مصنوعی رنگ کے استعمال ہونے کے متعلق جاننے کے لیے ٹیسٹ لیے بلکہ ہم نے ان میں کیمیکل کے ممکنہ استعمال، کیڑے مار ادویات کے استعمال سے رہ جانے والے اثرات جاننے کے لیے ٹیسٹ کیے گئے۔ تاہم وہ کہتی ہیں کہ ایسے کوئی شواہد نہیں ملے کہ جس سے پتہ چلے کہ تربوز قابل استعمال نہیں ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ 'ان میں کوئی خرابی نہیں پائی گئی یہ کھانے کے لیے محفوظ ہیں۔'

شہر بھیونڈی میں علم وادب کا مرکز دار العلوم حشمت الرضا مہاڈا کالونی بھیونڈی

بھیونڈی: 26/مارچ (شارف انصاری):- سرزمین ہند پر یوں تو مدارس اسلامیہ کی کثرت ہے، ہرادارہ اپنے اپنے طور پہ خدمات دین متین انجام دینے میں مصروف عمل ہے، ان میں بعض نے عالمی پیمانے پر اور بعض نے ملکی سطح پر بھی اپنے اثرات مرتب کیے ہیں، مدارس اسلامیہ دین کے قلعے ہیں۔ مدارس اسلامیہ کا وجود پوری دنیا کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔ یہی امت مسلمہ کا وہ پلیٹ فارم ہے جس نے مسلمانوں کی آن بان شان کو برقرار رکھا اور مکمل اسلامی تشخص کی حفاظت کی ہے قوم کے نونہالوں خصوصاً غریب، نادار، یتیم اور مسکین علم دوست باذوق طلباء کی پرورش کے ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کا بھی انتظام کر ان کو عزت وعظمت کی بلندی پر پہنچایا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ مدارس اسلامیہ کے بغیر قوم مسلم کا مستقبل تاریک نظر آتا ہے جس جگہ مدارس اسلامیہ کا وجود کمزور ہوا وہاں لوگ انسانی اقدار سے گر کر جانوروں جیسی زندگی گزارنے پر مجبور ہوئے۔ انہیں عزائم کو دلوں میں سجا کر امت مسلمہ کے روشن مستقبل کے سمندر میں اپنا بھی حصہ شامل کرنے کے لیے خلیفہ تاج الشریعہ ومشائخ کثیرہ، حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ صوفی محمد فخر الدین حشمتی مشاہدی (نائب قاضی شرع بھیونڈی) نے تقریبا بارہ سال قبل نونہالان قوم کے لیے دینی وعصری تعلیم کے حصول کی خاطر بنام دار العلوم حشمت الرضا ایک ادارہ قائم فرمایا جو اس وقت صرف شہر بھیونڈی واطراف ہی میں نہیں بلکہ ملک کے کونے کونے میں اپنی بہتر ونمایاں کارکردگی کی بنیاد پر مقبول عام ہے۔ دار العلوم حشمت الرضا اس وقت تقریبا ہر شعبہ جات میں خدمات انجام دے رہا ہے، اور وہ شعبہ جات جن پر کام کی ضرورت ہے وہ عزائم ومنصوبوں میں شامل ہیں۔ اب ایک نظر ادارہ کے شعبہ جات پر ڈالتے ہیں۔ ادارہ کا تعارف پیش کرنا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ وہ عظیم شخصیات یا تنظیم وتحریک جو فروغ تعلیم میں حصہ لے سکتے ہیں، قوم کو فائدہ پہونچا سکتے ہیں باوجود ایں اب تک انہوں نے اس پر توجہ نہیں دی ہیں تو وہ بھی عزم محکم کے ساتھ اس جانب قدم بڑھائیں اور دین کا قلعہ مضبوط کریں، نونہالان قوم کے مستقبل کو روشن وتابناک بنانے میں مصروف عمل ہوں۔ دار العلوم حشمت الرضا کے بانی خلیفہ تاج الشریعہ ومشائخ کثیرہ حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ صوفی محمد فخر الدین حشمتی مشاہدی صاحب ہیں جن کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، اس وقت آپ شہر بھیونڈی واطراف کے نائب قاضی شریعت کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں، مفتی اعظم مہاراشٹر نبیرہ صدر الشریعہ، حضرت علامہ مفتی محمود اختر القادری مدظلہ العالی نے آپ کو دو سال قبل اپنا نائب منتخب فرمایا ہے۔ آپ کو خلیفہ مفتی اعظم ہند، شارح مسلم شریف، امام النحو، مفتی بلال احمد نوری، ونبیرہ اعلی حضرت، جانشین مفتی اعظم ہند، شیخ الاسلام والمسلمین، فقیہ اسلام، تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمۃ، اور وارث جبہ مولائے کائنات، جانشین سرکار مسولی الشاہ سید گلزار اسماعیل واسطی، وشیخ بغداد اولاد امام حسین شیخ الشاہ سید عبدالرحمن قادری رفاعی، اور شہزادہ صدر الشریعہ، امیر المومنین فی الحدیث، محدث کبیر، نائب قاضی القضاۃ فی الہند، علامہ مفتی ضیاء المصطفے، قادری مدظلہم النورانی سے خلافت واجازت کا شرف حاصل ہے۔ گذشتہ مہینے /18 فروری 2024ء کو عرس رضوی وحشمتی وجشن دستار مفتیان کرام کے مقدس موقع پر شہر بھیونڈی میں آپ کی پچیس سالہ تعلیمی، سماجی، فلاحی ومسلکی خدمات جلیلہ کے اعتراف میں حضور محدث کبیر وحضور گلزار ملت کے بدست فخر ملت کا اعزازی خطاب و ایوارڈ بھی دیا گیا۔ دار العلوم حشمت الرضا کی بنیاد 2012 میں رکھی گئی جو تقریبا 2016 تک مکتب کی صورت میں کامیابی کی منازل طے کرتا رہا اور پھر شعبہ حفظ کی شروعات ہوئی، قابل ذکر بات یہ ہے کہ مکتب کو انتہائی منظم طریقے سے قوانین کے ساتھ شروع کیا گیا تھا جس میں ماہر اور قابل حفاظ وقراء کی نگرانی میں طلباء کو مع تجوید' قرآن کریم کی تعلیم دی جارہی تھی، جس کے نتیجے میں علاقہ میں مکتب سے فارغ ہونے والے طلباء کی ذہانت اور تعلیم کو دیکھ کر والدین کا اشتیاق بڑھا کہ وہ اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنانا چاہتے ہیں۔ اسی ضمن میں شعبہ حفظ کا قیام عمل میں آیا، اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضور فخر ملت نے قوم کے بچوں کے مستقبل کو پیش نظر رکھ کر کس قدر شاندار اور منظم طریقے سے مکتب قائم فرمایا تھا۔ ابھی ادارہ عروج وارتقاء کی جانب بڑھ ہی رہا تھا کہ ملک میں لاک ڈاؤن لگا اور ہر ادارے کو دو سال کا تعلیمی نقصان اٹھانا پڑا۔ لاک ڈاؤن کے بعد 2021-2022 میں چند تحقیقی شعبہ جات کے اضافہ کے ساتھ تعلیمی سفر جاری ہوا، جن شعبہ جات کی بنیاد پر انتہائی قلیل مدت میں ادارہ کو پورے ملک میں مقبولیت اور شہر بھیونڈی میں مرکزیت حاصل ہوگئی۔ سب سے پہلے ادارہ کے شعبہ جات کے بارے میں ذکر کرتے ہیں تاکہ قلیل مدت میں ادارہ کی مقبولیت کا سبب آپ پر واشگاف ہوسکے اس کے بعد اس کی سماجی، فلاحی، ملی ومسلکی خدمات کیا ہیں اس کو بیان کریں گے۔ ادارہ کے شعبہ جات: (1) شعبہ تحقیق وافتاء (2) تربیتی مناظرہ (3) رضا دار القضاء (4) رضا دار الافتاء (5) شعبہ تصنیف وتالیف (6) مشاہد ملت اکیڈمی (7) درس نظامی (ابتدائی جماعت) (8) حفظ و قراءت (9) حشمتی کمپیوٹر سینٹر (10) انگلش اسپیکنگ، اردو، ہندی وریاضی (11) ناظرہ ودینیات۔ مذکورہ تمام شعبہ جات میں علمائے کرام ومفتیان عظام اور اسکول کے ٹیچر پوری مستعدی کے ساتھ کام انجام دے رہے ہیں۔ سب سے پہلے ہم بات کرتے ہیں شعبہ تحقیق وافتاء کی جس کا قیام دار العلوم حشمت الرضا میں 2022 میں ہوا جس میں علمائے کرام تخصص فی الفقہ، تخصص فی الحدیث، تخصص فی التفسیر اور مشق افتاء کی تعلیم وتربیت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ سال اول میں چار علماء کرام اور سال دوم میں چھ علماء کرام زیر تربیت رہے جن میں سے چار مفتیان عظام کو گذشتہ مہینے 7/ شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ بمطابق /18 فروری 2024ء حضور محدث کبیر وحضور گلزار ملت کے بدست سند ودستار سے نوازا گیا۔ دین وسنیت کی خدمت ومسلک اعلی حضرت کی ترویج واشاعت کے لیے دار العلوم حشمت الرضا سے مفتیان کرام کی ایک جماعت فارغ ہوچکی ہے، ان شاء اللہ آئندہ سال بھی زیر تربیت مفتیان کرام کو سند افتاء سے نوازا جائے گا (2)۔ قوم کی صحیح قیادت اور باطل کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے قائد کا مناظر ہونا بھی بہت ضروری ہے، اس لیے ادارہ ھذا میں اس شعبہ کا قیام عمل میں لایا گیا اور ہر سال تربیتی مناظرے کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں وہ علماء شامل ہوتے ہیں جو شعبہ تحقیق میں زیر تربیت ہوتے ہیں۔ (3) شہر بھیونڈی میں اہل سنت کا دار القضاء نہ ہونے کے سبب عوام اہل سنت کے موجودہ مسائل جیسے نکاح وطلاق، خلع و وراثت اور آپسی نزاعی معاملات کو بہتر طریقے سے حل کرنا مشکل امر تھا، علمائے اہل سنت بھیونڈی کے اصرار پر مرکز اہل سنت بریلی شریف کی جانب سے قاضی القضاۃ فی الہند، جانشین تاج الشریعہ مفتی عسجد رضا خان قادری رضوی ونائب قاضی القضاۃ فی الہند، محدث کبیر، علامہ مفتی ضیاء المصطفے، قادری مدظلہما النورانی نے مفتی اعظم مہاراشٹر، علامہ مفتی محمود اختر القادری دام ظلہ العالی کو شہر بھیونڈی اور ضلع تھانہ کا قاضی شریعت منتخب فرمایا اور آپ نے انہیں اکابرین سے مشورے کے بعد خلیفہ تاج الشریعہ ومشائخ کثیرہ مولانا فخر الدین حشمتی صاحب کو بھیونڈی کا نائب قاضی شریعت بنایا، اور شہر کے باصلاحیت ذمہ دار مفتیان عظام علمائے کرام کا بورڈ بنا کر دار العلوم حشمت الرضا میں رضا دار القضاء کا قیام عمل میں آیا اور اب تک دو سالہ مدت میں الحمد للہ سینکڑوں سے زائد معاملات کی دار القضا میں سنوائی ہوچکی ہے۔ عوام اہل سنت کے نزاعی وآپسی معاملات کو حل کر کے ان کی صحیح رہنمائی کی جارہی ہے (4)۔ عوام وخواص کے سوالات کے جوابات قرآن وحدیث اور فقہ حنفی کی روشنی میں دینے کے لیے ان کے پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے رضا دار الافتاء بھی قائم کیا گیا، الحمد للہ اب تک ملک وبیرون ملک سے آئے ہوئے تقریبا چھ سو سے زائد استفتاء کے جوابات دیے جاچکے ہیں۔ جنہیں عنقریب فتاوی حشمت الرضا کے نام سے مشاہد ملت اکیڈمی سے شائع کیا جائے گا (5)۔ اعلی حضرت کے دس نکاتی پروگرام پر عمل کرتے ہوئے شعبہ تصنیف وتالیف میں مفتیان کرام کی جماعت اپنی خدمات انجام دے رہی ہے، ادارہ سے مصنفین ومؤلفین کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، اور مشاہد ملت اکیڈمی کے ذریعہ ان کتابوں کی ادارہ کے اخراجات سے اشاعت کی جاتی ہے، ماضی قریب میں کئی کتابوں کی اشاعت ہوچکی ہے اور گذشتہ مہینے /18 فروری 2024ء کو عرس رضوی وحشمتی وجشن دستار مفتیان اسلام کے موقع پر مشاہد ملت اکیڈمی سے شائع شدہ چار کتابوں کا اجراء حضور محدث کبیر وحضور گلزار ملت کے مبارک ہاتھوں سے ہوا۔ -1 ہندوستان میں دار القضاء کی شرعی وقانونی حیثیت -2 گیارہویں شریف کی حقیقت -3 فخر الاربعین (صدقہ کی فضیلت) -4 فلمی گانوں کی تباہ کاریاں۔ مزید کتابیں مستقبل میں شائع کی جائیں گی ان شاء اللہ اور یہ اشاعتی سلسلہ یوں ہی جاری رہے گا (8)۔ شعبہ حفظ وقراءت میں اب تک کئی حفاظ فارغ ہوچکے ہیں گذشتہ ماہ /18 فروری 2024 کو عرس رضوی وحشمتی کے موقع پر بھی سات حفاظ کی فراغت ہوئی، یہ بات قابل ذکر ہے کہ دار العلوم حشمت الرضا میں حفاظ کو سند ودستار سے اسی وقت نوازا جاتا ہے جب تک وہ ایک بیٹھک میں قرآن مقدس نہ سنادیں یا تراویح سنانے کے لائق نہ ہوجائیں، ہر بیٹھک سنانے والے کو انعام کے طور پر اجمیر شریف بارگاہ غریب نواز میں استاذ کے ساتھ حاضری کے لیے بھیجا جاتا ہے جہاں مسجد میں بیٹھ کر استاذ کو ایک بیٹھک میں قرآن مقدس سنانا ہوتا ہے۔ سرزمین بھیونڈی میں دار العلوم حشمت الرضا اپنی انہیں کاوش ومحنت اور کارکردگی کے سبب ایسا عظیم الشان ادارہ بن چکا ہے جس نے ہر خاص وعام کی توجہ کو اپنی جانب مبذول کرلیا ہے۔ ادارہ ہر کسی کی توجہ کا مرکز اس لیے بھی ہے کہ ادارہ سے سماجی، فلاحی، ملی ومسلکی خدمات بھی انجام دی جاتی ہیں، ایک نظر میں اسے بھی ملاحظہ فرمائیں۔ (1) شہر وبیرون شہر کے غریب ویتیم بیوہ اور دیگر مستحق افراد کی حسب طاقت مدد کی جاتی ہے۔ (2) غریب بچیوں کے نکاح میں تعاون اور غریبوں کے کفن دفن کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ (3) غریب طلباء وطالبات جو ملک کے کسی بھی ادارے میں علم دین حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کی رہنمائی اور کفالت بھی کی جاتی ہے۔ (4) مستحق علمائے اہل سنت وائمہ مساجد کی حسب طاقت خدمت کی جاتی ہے۔ (5) دینی بیداری وعقائد واعمال کی اصلاح کے لیے وقتا فوقتا اعراس بزرگان دین ودینی جلسہ اور ہفتہ واری محفل میلاد وختم قادریہ شریف اور لنگر غوثیہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ (6) تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی خاطر بدمذہبیت وقادیانیت کی سرکوبی کے لیے سخت اقدام کیے جاتے ہیں۔ دار العلوم حشمت الرضا کی جانب سے مذکورہ بالا امور کو کئی سالوں سے انجام دیا جارہا ہے بہت سی بیواؤں کے گھروں کا مکمل انتظام ادارہ کے ذمہ ہے، کئی طلباء کی ادارہ مکمل کفالت کررہا ہے، گذشتہ لاک ڈاؤن میں بھی ادارہ نے انتہائی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں، قوم کے مستحق ہزاروں افراد (علماء، عوام) تک ان کی عزت نفس کا خیال کرتے ہوئے راشن وضروری اشیاء اور نقدی پہونچائی گئی، اور الحمد للہ! یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ یہ تمام امور حضور فخر ملت کے بدست انجام دیے جاتے ہیں، ادارہ کی دیکھ بھال اور اس کی تعمیر وترقی کے ساتھ ساتھ قوم کے مسائل کو حل کرنا سماجی وفلاحی امور کو انجام دینا کس قدر مشکل امر ہے یہ کسی بھی ذی شعور پر مخفی نہیں، اس کے باوجود حضور فخر ملت نے اپنے شب وروز کو قوم کے لیے وقف کردیا ہے اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہر شعبہ میں اپنی بصیرت وجامعیت اور مہارت وعبقریت کے نقوش ثبت کیے ہیں اور اپنی لازوال خدمات کی قابل رشک تاریخ رقم کر کے امت مسلمہ کا سر فخر سے بلند کر کے سواد اعظم کی قیادت وہدایت کا گراں قدر فریضہ انجام دیا ہے، جس سے نسل در نسل فیض یاب ہوتی رہے گی۔ آپ کی شخصیت کو اللہ رب العزت نے بے شمار اوصاف وکمالات سے نوازا ہے، آپ حسن اخلاق، شجاعت ووفاداری، غیرت مندی وہمدردی کی جیتی جاگتی تصویر ہیں، آپ کی زندگی کا مقصد مسلک اعلی حضرت اور تعلیمات اعلی حضرت کی ترویج واشاعت ہے، آپ کی زندگی عشق رسول ﷺ سے سرشار نظر آتی ہے، اولیائے کرام، سادات کرام وعلمائے اہل سنت سے بھی آپ کی گہری عقیدت ومحبت ہے، آپ کی بلند وبالا شخصیت پر خامہ فرسائی کما حقہ ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ آپ نے حضور حافظ ملت کے اس قول پہ عمل کیا ہے: زمین کے اوپر کام، زمین کے نیچے آرام۔ تو آپ کی نہ تھکنے والی شخصیت پر کوئی کما حقہ گفتگو کیسے کرسکتا ہے۔ الحمد للہ! دار العلوم حشمت الرضا حضور فخر ملت کی سرپرستی میں عروج وارتقاء کی جانب گامزن ہے بعد رمضان المبارک ادارہ میں جاری شعبہ جات کو مزید وسعت دی جائے گی اور بہتر طریقے سے علمائے کرام ومفتیان عظام کی ٹیم کاموں کو انجام دے گی، اگر یوں ہی مخیران قوم وملت نے حضور فخر ملت کا ساتھ دیا اور شانہ بشانہ ہوکر اس کارواں کو آگے بڑھایا تو ان شاء اللہ مستقبل میں قوم کے نونہالوں کے لیے ایک شاندار کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ اور میڈیکل کالج تیار کیا جائے گا، اور چند ضروری شعبہ جات جو کالج کے طلباء کے لیے ضروری ہیں ان کو بھی عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ الحمد للہ مدرسہ سے متصل ایک زمین بھی خریدی جاچکی ہے تاکہ ادارے کو اور وسیع کر کے ان تمام عزائم ومنصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لیے ہمدردان قوم ومخیرین حضرات آگے آئیں اور دار العلوم حشمت الرضا کا اپنے ماتھے کی نگاہوں سے مشاہدہ کریں اور حضور فخر ملت سے رابطہ کر کے ادارہ کے موجودہ حالات سے واقفیت حاصل کریں اور اس ماہ مبارک میں دل کھول کر ادارہ کا تعاون کریں تاکہ ادارہ کی تعمیر وترقی کے ساتھ ساتھ عزائم ومنصوبوں کو بھی عملی جامہ پہنایا جاسکے۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ جو حضرات ادارہ کے تعاون کے لیے دامے درمے قدمے سخنے کسی بھی طرح حصہ لیتے ہیں ان سب کو دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے سب کو رزق حلال خیر کثیر عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

آل انڈیا علماء بورڈ نے ووٹرس بیداری مہم کے لیے بھیونڈی کا دورہ

بھیونڈی: 26/مارچ (شارف انصاری):- آل انڈیا علماء بورڈ کے قومی ایگزیکٹو صدر مولانا نوشاد صدیقی اور قومی جنرل سکریٹری علامہ بونائی حسنی نے کل رات بھیونڈی کا دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے سیاسی وسماجی شعبے سے وابستہ افراد سے ملاقات کی اور آئندہ انتخابات میں سمجھداری سے ووٹ دینے اور ووٹنگ کا فیصد بڑھانے کی اپیل کی۔ آل انڈیا علماء بورڈ مہاراشٹر ریاست کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقادر سید کی دعوت پر آل انڈیا علماء بورڈ کے عہدیداران بھیونڈی پہنچ تھے۔ اس موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے علماء بورڈ کے جنرل سکریٹری علامہ بونائی حسنی نے کہا کہ پارلیمانی عام انتخابات 2024ء ہونے جارہے ہیں، یہ ایک قومی تہوار کی طرح ہے۔ ہمیں اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کرنا چاہیے، ووٹنگ کا فیصد بڑھانا چاہیے۔ علامہ برونائی نے مزید کہا کہ ووٹ خراب کرنے والوں سے ہوشیار رہنا چاہیے، ان کے ووٹ خراب کرنے سے اچھے امیدوار منتخب نہیں ہوتے۔ آپ سب سے اپیل ہے کہ زیادہ سے زیادہ ووٹ دیں اور اچھے لوگوں کو منتخب کریں۔ علامہ حسنی نے مزید کہا کہ وہ پورے مہاراشٹر میں "ووٹر بیداری مہم" چلارہے ہیں، اس کے لیے سات ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو مہاراشٹر بھر میں علماء بورڈ کے ایگزیکٹو چیئرمین مولانا نوشاد صدیقی کی سربراہی میں ووٹروں کو آگاہ کرنے کے لیے کام کرے گی۔ کمیٹی کے ارکان میں ڈاکٹر عبدالقادر سید، پرنسپل صبانہ خان، غزالہ آزاد، سلیم الوارے، ڈاکٹر ندیم عثمانی، ڈاکٹر شکیل جہانگیر اور ڈاکٹر عرفان احمد شامل ہیں۔ اس کمیٹی میں خواتین بھی شامل ہیں، خواتین بھی گھروں سے باہر نکلیں اور اچھے امیدوار کے حق میں ووٹ دیں۔ اس میٹنگ میں مولانا کے ساتھ مولانا اخلاق نظامی، مہاراشٹرا میڈیکل کونسل کے رکن ڈاکٹر مرزا عبید اللہ بیگ، ناصر شیخ، جونپور سے آئے ہوئے درسگاہ تعلیم مرکز کے پرنسپل فاروق عبداللہ، کانگریس کے ترجمان اقبال صدیقی، نیشنل ہیومن رائٹس اینڈ ہیومینٹیرین فیڈریشن کے صدر عبدالجبار شیخ، ذاکر مومن، نہال پنجابی وغیرہ موجود تھے۔

تاریخی شہر احمد نگر میں جشنِ اشرف ہلال قاسمی

اقبال ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی اور ادارہ ادب اسلامی شاخ احمد نگر کے زیر اہتمام سرزمین سہارنپور کی معروف علمی وادبی شخصیت مولانا اشرف ہلال قاسمی صاحب نائب صدر [illegible] سوسائٹی مظفر نگر کی ادبی ومذہبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ایک شاندار تقریب 23 مارچ 2024ء رات 10:30 بجے احمد نگر مہاراشٹر میں عمل میں آئی۔ جس کا آغاز حافظ نصیب صاحب نے تلاوت سے کیا۔ منور حسین احمد نگری نے نعتیہ اشعار پیش کئے اور اشرف ہلال قاسمی صاحب کی ادبی زندگی پر روشنی ڈالی۔ مولانا اشرف ہلال قاسمی نے معیاری کلام پیش کر کے سامعین سے داد وتحسین حاصل کی۔ بلال احمد نگری اور منور حسین احمد نگری نے بھی اپنا کلام سنایا۔ امان بھائی، حافظ نصیب، قمر الدین بھائی، تنویر بھائی، ضمیر بھائی اور دیگر رفقاء نے مولانا اشرف ہلال قاسمی کا اعزاز واستقبال کیا۔ منور حسین احمد نگری نے نظامت کے فرائض انجام دیے اور قمر الدین بھائی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

آئی ایم ایف کی نئی ڈیل سے پاکستان میں مہنگائی کا سونامی آئے گی۔ پی ٹی آئی

اسلام آباد۔ 26/ مارچ۔ ایم این این۔ خیبر پختونخوا کے وزیر اعلی کے مشیر برائے خزانہ مزمل اسلم نے پیر کے روز خطرے کی گھنٹی بجاتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ آئی ایم ایف کا نیا بیل آؤٹ پیکج 'سخت شرائط' کے ساتھ مہنگائی کی سونامی اٹھائے گا اور عوامی مشکلات میں اضافہ کرے گا۔ پی ٹی آئی رہنما نے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ جلد بازی میں قرض دینے والے کے ساتھ معاہدے پر دستخط کرنے سے گریز کرے اور اس کے بجائے ایک بہتر مالیاتی معاہدے پر بات چیت کے لیے وفاقی اکائیوں کو شامل کرے۔ پی ٹی آئی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات رؤف حسن اور پی ٹی آئی کے سینئر ولید اقبال کے ہمراہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، مسٹر اسلم نے کہا کہ آئی ایم ایف کے عملے اور پاکستانی حکام نے پاکستان کے تحت 14 سے 19 مارچ تک ہونے والی میٹنگوں کے دوران اسٹینڈ بائی اریجنمنٹ کے حتمی جائزے پر عملے کی سطح پر کامیابی سے اتفاق کیا ہے۔ تاہم، انہوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ کئی دن گزر جانے کے باوجود، آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو بورڈ کا اجلاس ہونا ابھی باقی ہے، اور مالیاتی ادارہ پاکستان کے اقتصادی اشاریے [illegible]

ڈاکٹر م ق سلیم کے سانحہ ارتحال سے ادبی وصحافتی دنیا میں خلا پیدا ہو گیا

حیدرآباد: 26/مارچ (راست) ادیب وصحافی ڈاکٹر م ق سلیم (صدر شعبہ اردو شاداں کالج وصدر تنظیم بزم فروغ اردو تلنگانہ) نہ صرف ایک اچھے محقق وادیب اور بیباک صحافی تھے بلکہ وہ انتہائی نیک سیرت، پابند صوم وصلوۃ، حق گوئی وبیباکی کے علاوہ بہترین دوست اور بااخلاق اور ہمدرد انسان بھی تھے۔ اردو زبان، شعر وادب کے فروغ کیلئے تاحیات اپنی سلجھی ہوئی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ بنیادی خدمات انجام دیتے رہے جس کا بین ثبوت ان کی بیس سے زائد کتابیں ہیں، ہر اردو کی محفل میں انہیں مدعو کیا جاتا اور خندہ پیشانی سے وہ شرکت کرتے تھے۔ جلسوں اور مشاعروں کی میزبانی اور انعقاد کرنا، ملک کے دیگر مقامات سے آنے والے ادیبوں، صحافیوں اور شاعروں کی پذیرائی ومہمان نوازی کرنا، ہر ایک سے بہت ہی ملنساری اور ہنستے ہوئے ملانا ان کی عادت کریمانہ تھی۔ ان میں وہ سبھی خوبیاں تھیں جو ایک شریف النفس انسان میں ہونی چاہیئے۔ ان تمام صفات حمیدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بزم علم وادب کی جانب سے انہیں ایوارڈ اور خطابات سے نوازا گیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار بہت ہی شدید صدمے کے ساتھ ڈاکٹر م ق سلیم کے مختصر سی علالت کے بعد سانحہ ارتحال پر بزم علم وادب کے ذمہ داران پروفیسر انور الدین، عثمان شہید (ایڈوکیٹ)، پروفیسر مجید بیدار، ڈاکٹر نادر المسدوسی، ڈاکٹر ناظم علی، حلیم بابر، افتخار عابد، نور الدین امیر اور محسن خان نے اپنے تعزیتی بیان میں کیا اور اللہ تعالی سے ان کی مغفرت اور پسماندگان میں صبر جمیل کی دعا کی۔

ڈاکٹر م ق سلیم اردو کے ایک بیباک ادیب وصحافی: محسن خان

حیدرآباد: 26/مارچ (راست) ڈاکٹر م ق سلیم (صدر شعبہ اردو شاداں کالج وصدر بزم فروغ اردو تلنگانہ) کا انتقال اردو زبان وادب کیلئے ایک عظیم نقصان ہے۔ آپ نے اردو کے فروغ کیلئے بہت کام کیا ہے۔ فتح دروازہ میں اپنے مکان میں فروغ اردو کیلئے سائبان ہال قائم کیا جہاں وہ وہاں مختلف ادبی پروگرام مسلسل پابندی سے منعقد کرتے تھے۔ آپ نے اپنے مراسلوں کے ذریعہ بے پناہ شہرت پائی۔ ان خیالات کا اظہار محسن خان نے اپنے تعزیتی پیام میں کیا۔ اردو کے اداروں خاص کر تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی پر آپ نے کھل کر تنقیدی مضامین لکھے اور اسے متحرک کرنے کیلئے کافی جدوجہد کی۔ صحافی دکن کے ادبی صفحہ کے ذریعہ کئی نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔ اردو کی مختلف اصناف پر قریب تیس کتابیں آپ کی شائع ہوچکی ہیں۔ بچوں میں اردو سے دوری کو دیکھتے ہوئے آسان اردو کتاب شائع کی ہے جس سے لاکھوں بچوں نے استفادہ کیا اور اس کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ وہ نہ صرف حیدرآباد کے اخبارات ورسائل میں چھپتے تھے بلکہ ہندوستان کے تمام بڑے رسائل واخبارات میں ان کے تبصرے ومضامین شائع ہوتے تھے۔ آپ نے سینکڑوں کتابوں پر کھل کر تبصرے کئے۔ آپ کو تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی کے علاوہ شہر کی تقریباً تمام انجمنوں نے ایوارڈس واعزازات سے نوازا اور آپ پر خصوصی گوشہ شائع کیا ہے۔ ان کی کمی ہمیشہ حیدرآباد کی اردو محفلوں میں محسوس کی جائے گی۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جلسہ فضائل زکوۃ وفضائل اعتکاف، حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ

حیدرآباد: 26/مارچ (راست) اسوسی ایشن آف اردو ڈیولپمنٹ کے زیر اہتمام 30 مارچ 19 رمضان المبارک، بروز ہفتہ [illegible] مصری گنج میں ماہ صیام کی مناسبت سے "جلسہ فضائل زکوۃ وفضائل اعتکاف، حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ" کا انعقاد عمل میں لایا جارہا ہے۔ [illegible]

پہلی بین الاقوامی آبی کانفرنس جلد ہی کابل میں منعقد ہوگی

کابل۔ 26، مارچ۔ ایم این این۔ کابل پولی ٹیکنیک یونیورسٹی کے چانسلر عبدالرشید اقبال نے کہا کہ روس، بھارت، پاکستان اور ایران سمیت کئی ممالک کے پروفیسرز اور سائنسدان اس کانفرنس میں شرکت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ [illegible]

چینی فوجی طیاروں کی تائیوان کے دفاعی زون میں دراندازی

تائی پے۔ 26، مارچ۔ ایم این این۔ تائیوان کی وزارت برائے قومی دفاع نے بتایا کہ [illegible] 13 چینی فوجی طیاروں اور [illegible] بحری جہازوں کا پتہ لگایا گیا۔ [illegible] تائیوان نے صورتحال کی نگرانی کی اور جواب دینے کے لیے مناسب فورسز کو تعینات کیا۔

شدت پسند تنظیم 'دولتِ اسلامیہ خُراسان' کیا ہے اور اس نے روس پر حملہ کیوں کیا؟

فرینک گارڈنر

روس کے صدر ولادیمیر پوتن اور ان کے زیر اثر میڈیا کی جانب سے مسلسل یہ کوشش کی جارہی ہے کہ جمعے کو ماسکو کے تھیٹر پر ہونے والے حملے کی ذمہ داری یوکرین پر ڈالی جاسکے لیکن اس حملے کی ذمہ داری شدت پسند تنظیم 'دولتِ اسلامیہ خُراسان' نے قبول کی ہے۔ حملہ آوروں نے نہ صرف کروکس ہال میں موجود افراد پر بندوقوں سے حملہ کیا بلکہ انھوں نے عمارت کو بھی آگ لگا دی۔ روس کی تحقیقاتی کمیٹی کی جانب سے جاری ویڈیو میں کانسرٹ ہال کی نہ صرف چھت گرنے کا منظر دکھایا گیا ہے بلکہ دھاتی بیم بھی گرتے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس حملے میں 137 افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہوچکی ہے۔

شدت پسند تنظیم 'دولتِ اسلامیہ خراسان' ہے کیا؟

انگریزی میں اس شدت پسند تنظیم کو 'آئی ایس کے' کہا جاتا ہے جو کہ نام نہاد 'اسلامک سٹیٹ خراسان' کا مخفف ہے۔ یہ گروہ دراصل عالمی طور پر دہشتگرد قرار دی گئی تنظیم نام نہاد 'دولتِ اسلامیہ' کی ذیلی شاخ ہے جس کی تمام تر توجہ افغانستان، ایران اور پاکستان پر مرکوز ہے۔ اس تنظیم نے خود کو 'خُراسان' کا نام دیا ہے کیونکہ جن ممالک میں یہ متحرک ہے یہ خطہ اسلامی خلافت کی تاریخ میں اسی نام سے جانا جاتا تھا۔ نام نہاد 'دولتِ اسلامیہ خُراسان' گذشتہ نو برس سے اس خطے میں متحرک ہے لیکن حالیہ مہینوں میں یہ مرکزی 'دولتِ اسلامیہ' کی سب سے خطرناک ذیلی شاخ بن کر اُبھری ہے جو کہ اپنی سفاکی اور ظلم وجبر کے حوالے سے جانی جاتی ہے۔ یہ شدت پسند تنظیم اپنی شام اور عراق میں موجود مرکزی قیادت کے ساتھ مل کر اسلامی دُنیا میں نام نہاد خلافت کا نظام رائج کرنا چاہتی ہے جہاں وہ اپنی مرضی کے سخت اسلامی قوانین نافذ کرسکے۔ افغانستان میں یہ تنظیم حکمران گروہ طالبان کے خلاف جنگ لڑ رہی ہے جو کہ نظریاتی طور پر اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

کیا 'دولتِ اسلامیہ خُراسان' نے ماضی میں حملوں کی ذمہ داری قبول کی ہے؟

اس شدت پسند گروہ نے افغانستان سے امریکی فوج کے انخلا کے وقت 2021 میں کابل ایئرپورٹ پر ایک خودکش دھماکہ کیا تھا جس میں 170 افغان شہری اور 13 امریکی فوجی ہلاک ہوئے تھے۔ اس برس 'دولتِ اسلامیہ خُراسان' نے کابل میں روسی سفارتخانے کو بھی نشانہ بنایا تھا جس میں چھ افراد ہلاک ہوئے اور متعدد زخمی ہوئے تھے۔ اس گروہ کی جانب سے ماضی میں ہسپتالوں، بس اڈوں اور پولیس اہلکاروں کو بھی نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔ رواں سال جنوری میں 'دولتِ اسلامیہ خُراسان' نے ایران کے صوبے کرمان میں دو خودکش دھماکوں کی بھی ذمہ داری قبول کی تھی جس میں تقریباً 100 ایرانی شہری ہلاک ہوئے تھے۔

ماسکو تھیٹر پر حملہ کرنے والے کون تھے؟

روس کے سرکاری میڈیا کے مطابق گرفتار کیے گئے چاروں افراد تاجک تھے جن کا تعلق وسطی ایشیائی ملک تاجکستان سے تھا جو کہ ماضی میں سویت یونین کا حصہ ہوا کرتا تھا۔ عدالت میں پیشی کے وقت ان افراد کا حلیہ دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ دورانِ تفتیش ان سے سختی برتی گئی ہے اور تشدد کیا گیا ہے۔ اس انداز سے کی گئی تفتیش اور اس کے نتیجے میں لیے گئے اعترافی بیانات بین الاقوامی قوانین کے مطابق عدالتوں میں قابلِ استعمال نہیں ہوتے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ لوگ تکلیف سے نجات پانے کے لیے کچھ بھی قبول کر لیتے ہیں جو کہ اکثر سچ بھی نہیں ہوتا۔ اطلاعات کے مطابق گرفتار کیا گیا ایک شخص رواں مہینے کی ابتدا میں ماسکو تھیٹر کے ارگرد جاسوسی کرتے ہوئے بھی نظر آیا تھا۔ اسی دوران امریکہ کی جانب سے روس کو خبردار کیا گیا تھا کہ دہشتگرد گروہ عوامی مقامات کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ روسی حکومت کی جانب سے اس وارننگ کو 'پراپگنڈا' کہہ کر مسترد کردیا گیا تھا۔

'دولتِ اسلامیہ خُراسان' نے روس میں کیوں حملہ کیا؟

'دولتِ اسلامیہ خُراسان' کی جانب سے روس پر حملے کرنے کی متعدد وجوہات ہوسکتی ہیں۔ 'دولتِ اسلامیہ خُراسان' دُنیا کے زیادہ تر ممالک کو اپنا دُشمن تصور کرتی ہے اور روس، امریکہ، یورپ، یہودی، عیسائی، شعیہ مسلمان، اور مسلم اکثریتی ممالک کے حکمران بھی اس کی دشمنوں کی فہرست میں شامل ہیں جنھیں وہ 'رافضین' سمجھتے ہیں۔ نام نہاد 'دولتِ اسلامیہ' کی روس سے پرخاش 1990 کی 2000 کی دہائیوں میں چیچنیا کے دارالحکومت میں روسی فوج کی کارروائیوں کے سبب بھی ہوسکتی ہے۔ حالیہ دور میں روس نے شام میں ہونے والی خانہ جنگی میں صدر بشار الاسد کا ساتھ دیا تھا اور روسی فضائیہ نے وہاں ان گنت فضائی کارروائیاں بھی کی تھیں جس میں نام نہاد 'دولتِ اسلامیہ' اور القاعدہ کے جنگجوؤں کی بڑی تعداد ماری گئی تھی۔ افغانستان میں 'دولتِ اسلامیہ خُراسان' روس کو طالبان کا اتحادی تصور کرتی ہے اور 2022 میں کابل میں روسی سفارتخانے پر حملہ بھی اسی کی ایک کڑی تھا۔ شدت پسند تنظیم 'دولتِ اسلامیہ خُراسان' کو ایک عیسائی ملک سمجھتی ہے اور اس گروہ کی جانب سے ماسکو پر ہونے والے حملے کے بعد پوسٹ کی گئی ویڈیو میں عیسائیوں کو قتل کرنے کی بات بھی کی گئی تھی۔ روس میں تاجک اور وسطی ایشیائی ممالک کے مزدوروں کو روسی خفیہ ادارے 'ایف ایس بی' کی طرف سے شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ ان کے مطابق ایسا کرنا دہشتگرد حملوں کو روکنے کے لیے ضروری ہے۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ روس اس وقت اپنے پڑوسی ملک یوکرین کے ساتھ جنگ میں مصروف ہے اور ایسے میں 'دولتِ اسلامیہ خُراسان' کو روس ایک آسان ہدف لگا ہو جہاں ہتھیار بھی آسانی سے دستیاب تھے۔

وہ سوالات جن کے جوابات ہمارے پاس نہیں

ماسکو کے تھیٹر پر ہونے والے حملے کے بعد ایسے بہت سارے سوالات ہیں جن کے جوابات تاحال نہیں مل سکے ہیں۔ مثال کے طور پر حملہ آور کروکس ہال میں تقریباً ایک گھنٹے کیوں بلاوجہ گھومتے رہے اور وہ کسی قسم کی جلدی میں بھی نظر نہیں آئے۔ روس ایک ایسا ملک ہے جہاں پولیس، سپیشل سروسز اور 'ایف ایس بی' کے اہلکار ہمیشہ متحرک رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی حملہ آور ایسا برتاؤ کرتے ہوئے نظر آئے جیسے کہ انھیں معلوم ہو کہ انھیں کوئی نہیں روکے گا۔ حملہ آوروں کے پاس طاقتور اور جدید خودکار ہتھیار تھے۔ انھوں یہ ہتھیار کیسے حاصل کیے اور وہ یہ ہتھیار تھیٹر میں بغیر کسی چیکنگ کے لے جانے میں کیسے کامیاب ہوئے؟ یہاں ایک بات اور قابلِ غور ہے کہ دیگر نام نہاد جہادیوں کی طرح ان حملہ آوروں نے خودکش جیکٹیں نہیں پہنی ہوئی تھیں۔ روسی ادارے اپنی سرزمین پر گذشتہ 20 برسوں میں ہونے والے سب سے بڑے حملے کو تو نہ روک پائے لیکن ان ہی اداروں نے ملزمان کو فوراً گرفتار بھی کرلیا اور عدالت میں بھی پیش کردیا۔ یہ تمام سوالات دیکھتے ہوئے کچھ تجزیہ کار یہ قیاس آرائیاں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ یہ حملہ کریملن کی جانب سے ہی رچایا گیا کوئی 'فالس فلیگ آپریشن' ہوسکتا ہے جس کا مقصد یوکرین میں جنگ جاری رکھنے کے لیے حمایت سمیٹنا ہو۔ تاہم ان قیاس آرائیوں کو ثابت کرنے کے لیے کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں اور امریکی انٹیلیجنس بھی تصدیق کرتی ہوئی نظر آتی ہے کہ ان کے مطابق یہ حملہ شدت پسند تنظیم 'دولتِ اسلامیہ' کی ہی کارستانی ہے۔

انتخابی تشہیری مہم کے اجازت ناموں کیلئے ایک کھڑکی کا قیام

ناندیڑ:26/مارچ (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ لوک سبھا عام انتخابات 2024 کے سلسلے میں مختلف انتخابی اجازت نامے حاصل کرنے میں سیاسی جماعتوں اوران کے متعلقہ امیدواروں کوسہولت فراہم کرنے کے لیے ایک کھڑکی روم قائم کیا گیا ہے۔اس میں لوک سبھا حلقہ کے مطابق الیکشن ریٹرننگ آفیسر اوراسسٹنٹ الیکشن ریٹرننگ آفیسر کی سطح پر ایک ونڈو روم قائم کیا گیا ہے۔ہیلی کاپٹر کی لینڈنگ کی اجازت کلکٹر آفس کے ذریعے دی جائے گی۔ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ دفتری اوقات میں ون ونڈو روم فعال رہے گا۔امیدوار مختلف اجازت ناموں کے لیے آن لائن درخواست بھی جمع کر سکتے ہیں۔ امیدواروں، سیاسی جماعتوں کے لیے مختلف اجازتوں کے لیے لاگ ان کرنے کے لیے ویب سائٹ https//:suvidha.eci.gov.in/pc/public/login ہے۔امیدواروں، سیاسی جماعتوں کو 48 گھنٹے پہلے اجازت کے لیے درخواست دینا ہوگی۔ ہیلی کاپٹر کو اڑنے اور اترنے کی اجازت کے لیے ون ونڈو آفس میں 48 گھنٹے قبل درخواست، عارضی مہم دفتر، میٹنگ، اسمبلی، پبلک میٹنگ اور لاؤڈ اسپیکر پرمٹ، کارنر میٹنگ، ریلی، وہیکل پرمٹ، ضلع کے اندر گاڑی کا پرمٹ، مہم کے مواد کا پرمٹ درکار ہوگا۔ چیف اور ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر ناندیڑ نے ایک سرکلر کے ذریعے یہ اطلاع دی ہے۔

شیخ عفان اور شیخ کامران کا پہلا روزہ

ناندیڑ: پروفیسر شیخ عمران کے فرزندان شیخ عفان اور شیخ کامران نے ۷ سال کی عمر میں رمضان المبارک کا پہلا روزہ رکھا۔اس موقع پر تمام رشتہ داروں نے انہیں مبارکباد پیش کی ،دعاؤں سے نوازا اور روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

شارمین فاطمہ کا پہلا روزہ

ناندیڑ شہر ملت نگر کے محمد سراج کی دختر نے سات سال کی عمر میں اپنا پہلا روزہ رکھا۔ والدین اور دادی نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور بچی کو بہت ساری دعائیں دیں۔اللہ بچی کے روزے کو قبول فرمائے ۔ اور ہم سب مسلمانوں کو روزہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ام کلثوم نے روزہ رکھا

ناندیڑ:شہر کے رحمت نگر کی چھ سالہ اُم کلثوم عبدالمتین نے گرما کے موسم میں رضائے الٰہی کی خوشنودی کیلئے اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھا۔جس پر افراد خاندان نے مبارکباد دی ہے۔

ناندیڑ جنوب اسمبلی حلقہ کے پہلی ٹریننگ 29 مارچ کو ہوگی

ناندیڑ:26/مارچ (ورق تازہ نیوز) 16 ناندیڑ لوک سبھا عام انتخابات 2024 87-ناندیڑ جنوبی وبھان سبھا حلقہ کی پہلی تربیت جمعہ 29 مارچ 2024 کو نچکھنڈ پبلک اسکول، سری گروگرنتھ صاحب بھون کے پاس ہنگولی گیٹ اوور برج، ناندیڑ میں منعقد ہوئی ہے۔یہ ٹریننگ دو سیشنز میں منعقد کی جائے گی اور پہلا سیشن صبح 9 بجے سے 11 بجے اور دوپہر 11 سے 1 بجے تک اور دوسرا سیشن دوپہر 2 بجے سے 4 بجے اور شام 4 سے 6 بجے تک مکمل کیا جائے گا۔ اس ٹریننگ میں کل 312 پولنگ سٹیشن کے اہلکار اور عملہ شامل ہے۔پولنگ سٹیشن ہیڈ، پولنگ آفیسر جیسے کل 2 ہزار 166 اہلکار اور ملازمین اس میں موجود ہوں گے۔ 087 ناندیڑ جنوبی اسمبلی حلقہ میں کل 3 لاکھ 3 ہزار 546 ووٹر ہیں اور اس میں 1 لاکھ 56 ہزار 308 مرد ووٹر، 1 لاکھ 47 ہزار 235 خواتین ووٹرز اور 3 تھرڈ پارٹی ووٹر ہیں۔پہلی تربیت میں، مکمل PPT. مواد کے حصول سے لے کر مواد کی واپسی تک تربیت فراہم کی جائے گی۔اس کے علاوہ ماہر ماسٹر ٹرینرز اور فیلڈ افسران کے ذریعے حقیقی ووٹنگ مشینوں کو ہینڈل کرنے کی تربیت دی جائے گی۔اس بات کا خیال رکھنے کی اپیل کہ ٹریننگ مکمل نہ ہو جب تک ٹریننگ مکمل ہونے کے بعد اصل ٹرینیز کے ذریعے ٹریننگ مکمل نہ ہو جائے اور اصل ووٹنگ مشین کو ہینڈل کرنے کا سرٹیفکیٹ فیلڈ افسران کو دیا جائے اس طرح کی اطلاع نائب تحصیلدار تنیش کمار بولو نے دی ہے۔

مسجد کا تعارف اور دعوت افطار

ناندیڑ:(راست) رمضان کا مبارک مہینہ اپنے اندر کئی پیغامات لیکر آتا ہے۔اس کے مخاطب نہ صرف مسلمان بلکہ تمام لوگ ہوتے ہیں۔رمضان کے اسی پیغام سے برادران وطن کو واقف کروانے اور اسی طرح مسجد میں ہونے والی عبادتوں کے بارے میں ہندو بھائیوں کو معلومات دینے کیلئے جماعت اسلامی ہند ناندیڑ کی جانب سے مسجد وزیرآباد میں ایک دعوت افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔مسجد کا تعارف اور دعوت افطار اس عنوان سے منعقد کئے گئے اس پروگرام میں ناندیڑ کے ضلع ایس پی شری کرشن کوکاٹے کو مدعو کیا گیا۔نماز عصر کے بعد شروع ہوئے اس پروگرام میں جماعت اسلامی ہند شعبہ دعوت کے انچارج مجید خان نے خطاب کرتے ہوئے رمضان کے روزوں کی فرضیت اور اس کے پیچھے کی وجوہات اور اس کے مقاصد کے بارے میں تفصیلی معلومات دی۔

بھارتیہ بدھ مہاسبھا کی جانب سے

جماعت اسلامی ہند کے وابستگان کو دعوت افطار

ناندیڑ:جماعت اسلامی ہند ہمیشہ ہی دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان اسلام کے پیغام کو پہنچانے اور اسلام کے خلاف غلط فہمیوں کے ازالے کے لیے انفرادی واجتماعی روابط کے ذریعے مستقل کام کرتی آرہی ہے۔ساتھ ہی سماجی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا مقصد ملک میں بھائی چارہ امن قائم رکھنا اور عدل کے قیام کے لیے مشترکہ کوششیں کرنا بھی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج 24 مارچ 2024 بروز اتوار کو بھارتیہ بدھ مہاسبھا ناندیڑ، مہاوہار پریشد، بدھ کیرتی چیریٹیبل ٹرسٹ، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ابھیاس منڈل کی جانب سے جماعت اسلامی ہند ناندیڑ کو افطار کی دعوت دی گی۔افطار پارٹی کا یہ پروگرام سہیوگ نگر کے بدھ ویہار میں رکھا گیا تھا پروگرام کی شروعات میں بھارتیہ بودھ مہاسبھا ناندیڑ کے شہر صدر جناب ناگ راج کامڑے نے پروگرام کی غرض غایت پیش کرتے ہوئے تمام برادان وطن کو جماعت کا تعارف پیش کیا بعدازاں جناب مجید خان صاحب (انچارج پریچے پروچن جماعت اسلامی ہند ناندیڑ) نے جماعت کے دیگر اداراجات کے تعارف کے ساتھ ساتھ روزہ کا اصل مقصد اور اسلام کی اخلاقی تعلیمات سے روشناس کرایا۔ تمام حاضرین کے لیے افطار کا نظم کیا گیا تھا۔ پروگرام میں امیر مقامی ابراد دیشمکھ صاحب جناب عبدالجلیل صاحب رکن شوری حلقہ مہاراشٹر و دیگر رفقاء جماعت کے علاوہ میزبان تنظیموں کے ذمہ داران موجود تھے۔

تہواروں کے مدنظر دیر رات تک دکانیں کھلی رکھنے کا مطالبہ

ناندیڑ۔26 مارچ (نامہ نگار):ان دنوں ماہ رمضان جاری ہے،آئندہ دنوں عیدالفطر ہوگی اس کے بعد ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر جینتی اور پھر رام نومی کا تہوار ہے۔تہواروں کے مدنظر ان دنوں شہر کے مختلف تجارتی علاقوں میں لوگوں کا ہجوم نظر آرہا ہے۔دن کے اوقات میں گرمی کے سبب لوگ مکانات سے باہر کم نکل رہے ہیں۔زیادہ تر خریدی رات کے اوقات میں کی جارہی ہے۔ شہر میں پولس کی جانب سے 10 بجے کے بعد ہی دکانیں بند کروائی جارہی ہے۔اس سلسلہ میں آج ناندیڑ جنوب کے رکن اسمبلی موہن ہمبرڈے کے ہمراہ کانگریس پارٹی کے ایک وفد نے ضلع ایس پی شری کرشن کوکاٹے سے ملاقات کی۔اس وفد میں کانگریس کے شہر صدر وسابق میئر عبدالستار، بلاک صدر سبھاش رائے بولے، سابق ڈپٹی میئر مسعود احمد خان، شمیم عبداللہ، عبدالغفار، سابق کارپوریٹر منتجب الدین، سید شیر علی، علیم خان، فیروز خان، رمیش گوڑ بولے، سید شعیب حسین، بابو بھائی کھوکھے والے، واجد جاگیردار، سریش ہٹکر، منا عباس حسین، عبدالعزیز قریشی ودیگر موجود تھے۔اس وفد نے ضلع ایس پی شری کرشن کوکاٹے سے کہا کے دوپہر کے اوقات میں گرمی کے سبب رمضان میں لوگ کم خریدی کررہے ہیں۔ رات کے اوقات میں چوک، منیار گلی، دیگلور ناکہ، قدوائی نگر، وزیرآباد، قدیم مونڈھا، نظام کالونی، سری نگر، شیواجی نگر، پیر برہان نگر، نئی آبادی، کھڑکپورہ، واگھی روڈ ان علاقوں میں لوگ خریدی کو نکل رہے ہیں۔رات کے اوقات میں لوگوں کی سہولت کے لیے دکانوں کو رات دیر 12 بجے تک کھلی رکھنے کی اجازت دینے کا ان سے مطالبہ کیا گیا۔موہن ہمبرڈے نے بھی کہا کے آئندہ دنوں عیدالفطر، ڈاکٹر امبیڈکر جینتی اور رام نومی کا تہوار ہے اس لیے شہر میں لوگوں کی سہولت کے لیے دکانیں اور مارکیٹ رات دیر گئے تک کھلی رکھنے کی اجازت دی جائے۔

لوک سبھا انتخاب 2024: کانگریس نے امیدواروں کی ساتویں فہرست جاری کی، اب تک 197 امیدواروں کا ہو چکا اعلان

لوک سبھا کی 543 سیٹوں کے لیے 19 اپریل سے یکم جون کے درمیان سات مراحل میں ووٹ ڈالے جائیں گے اور اس تعلق سے سبھی سیاسی پارٹیوں کی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ پارٹیاں لگاتار اپنے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر رہی ہیں۔اس درمیان کانگریس نے امیدواروں کی ساتویں فہرست ا?ج جاری کر دی جس میں مجموعی طور پر 5 امیدواروں کے نام شامل ہیں۔کانگریس کی تازہ فہرست کے مطابق چھتیس گڑھ کی سرگوجا سیٹ سے ششی سنگھ اور رائے گڑھ سے مینکا دیوی سنگھ کو میدان میں اتارا گیا ہے۔چھتیس گڑھ کی مزید 2 سیٹوں بلاس پور سے دیویندر سنگھ یادو اور کانکیر سے بریش ٹھاکر کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔تمل ناڈو کی مائیلد وتھورانی لوک سبھا سیٹ سے بھی امیدوار کا اعلان کر دیا گیا ہے۔اس سیٹ سے ایڈووکیٹ ا?ر سدھا کو ٹکٹ ملا ہے۔اس سے قبل 25 مارچ کو کانگریس نے امیدواروں کی چھٹی فہرست جاری کی تھی جس میں راجستھان کی 4 لوک سبھا سیٹوں اور تمل ناڈو کی ایک لوک سبھا سیٹ کے لیے امیدواروں کا اعلان کیا گیا تھا۔مجموعی طور پر کانگریس نے اب تک 197 امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔

یوٹیوب چینلز کے خلاف کاروائی

یوٹیوب نے اپنی کمیونٹی گائیڈ لائنس کی خلاف ورزی معاملہ میں گزشتہ سال اکتوبر سے دسمبر کے درمیان ہندوستان میں 22.5 لاکھ سے زیادہ ویڈیو کو اپنے پلیٹ فارم سے ہٹا دیا ہے۔یوٹیوب نے جن ممالک کی ویڈیو ڈیلیٹ کی ہے، اس میں امریکہ اور روس جیسے ممالک کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ہندوستان سرفہرست رہا۔یوٹیوب کے ذریعہ پیش کردہ اعداد وشمار کے مطابق 12 لاکھ 43 ہزار 871 ویڈیوز ہٹائے جانے کے بعد سنگاپور اس فہرست میں دوسرے مقام پر اور امریکہ 7 لاکھ 88 ہزار 354 ویڈیو ہٹائے جانے کے بعد تیسرے مقام پر ہے۔انڈونیشیا میں 7 لاکھ 70 ہزار 157 ویڈیوز ہٹائے گئے اور وہ چوتھے مقام پر ہے، جبکہ روس میں 5 لاکھ 16 ہزار 629 ویڈیوز ہٹائے گئے اور وہ پانچویں مقام پر ہے۔عالمی سطح پر 2023 کی چوتھی سہ ماہی کے دوران یوٹیوب نے اپنے کمیونٹی پیمانوں کی خلاف ورزی کرنے کے سبب اس پلیٹ فارم سے 90 لاکھ سے زائد ویڈیوز ہٹائے تھے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ ان میں سے 96 فیصد سے زائد ویڈیو کے بارے میں لوگوں کی جگہ مشینوں کے ذریعہ جانکاری ملی تھی۔یوٹیوب نے بتایا کہ ان ویڈیوز کو مضر یا خطرناک مواد، تحفظ اطفال، تشدد یا گرافک مواد، فحاشی وجنسی مواد، غلط اطلاع اور دیگر کمیونٹی پیمانوں کی خلاف ورزی کرنے کے سبب پلیٹ فارم سے ہٹا دیا گیا تھا۔اس کے ساتھ ہی کئی ویڈیوز کو ہندوستان کے نئے ا?ئی ٹی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے بھی ہٹایا گیا۔

سید شجاع الدین نے زندگی کا پہلا روزہ رکھا

ناندیڑ: سید شجاع الدین ولد سید امین الدین ساکن محسن کالونی گلی نمبر 7 گلزار باغ ناندیڑ نے 14 رمضان المبارک کو اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھا۔اس ضمن میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں عزیز واقارب نے شرکت کی۔کم عمر میں روزہ رکھنے پر اہلیہ سید معیز الدین، سید اظہر الدین، سید تحیع الدین حاتم نے دعاؤں سے نوازا ہے۔

پوار اور ٹھاکرے امبیڈکر کی تجویز منظور کریں: پٹولے

مہاوکاس اگھاڑی کی دو سیٹوں کا تنازعہ بات چیت سے حل ہوگا

ناگپور/ممبئی: مہاوکاس اگھاڑی کی سیٹوں کی تقسیم میں دو سیٹوں پر ابھی تک فیصلہ نہیں ہو پایا ہے۔ اگھاڑی میں شامل تمام پارٹیوں کو اتحاد کے روایت کی پاسداری کرنی چاہئے۔ سانگلی اور بھیونڈی کانگریس کی روایتی سیٹیں ہیں اور ان سیٹوں کے لیے کانگریس پارٹی کے پاس اچھے امیدوار ہیں۔سانگلی میں جو ہوا وہ ٹھیک نہیں ہوا۔ ونچیت بہوجن اگھاڑی کے صدر پرکاش امبیڈکر کی تجویز پر کانگریس نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا ہے کہ اب این سی پی شرد چندر پوار اور شیوسینا ادھو بالا صاحب ٹھاکرے کو بھی اس تجویز کو منظور کرنا چاہئے۔ یہ باتیں مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے کہیں ہیں۔ناگپور میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ ملک کے آئین اور جمہوریت کو بچانا ہم سب کا کام ہے۔یہ الیکشن ملک بچانے کے لیے ہے۔ہم سب کا اولین مقصد بی جے پی کو شکست دینا ہے اور اس لوک سبھا انتخاب میں مہاوکاس اگھاڑی بی جے پی کو شکست دے گی۔ پٹولے نے کہا کہ پچھلے 10 سالوں میں بی جے پی نے جھوٹے وعدے کر کے ملک کو برباد کیا ہے، جس کا اصل مرکز ناگپور ہے۔ مہنگائی اور بے روزگاری آسمان کو چھو رہی ہے جس کی وجہ سے کسان تباہ ہو رہے ہیں۔ ملک پر قرضہ جات کا بہت بڑا پہاڑ کھڑا ہو گیا ہے۔نانا پٹولے نے کہا کہ مودی حکومت کے خلاف لوگوں میں کافی زبردست ناراضگی ہے اور لوگوں کا یہ رجحان ہے کہ اس الیکشن میں مودی حکومت کو سبق سکھایا جائے گا۔کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے کہا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ناگپور میں بی جے پی کا امیدوار کون ہے۔ یہ نظریات کی جنگ ہے۔فلم 'ہائی وے مین' فلاپ ہوئی، مودی پر بنی فلم بھی فلاپ ہوئی لیکن فلم منا بھائی ایم بی بی ایس سپر ہٹ رہی۔ آج لوگوں کو گاندھیائی نظریات کی ضرورت ہے۔نانا پٹولے نے کہا کہ ناگپور کو ترقی کے نام پر نظرانداز کیا گیا ہے۔اصل میں ترقی کس نے کی؟ میہان کہاں گیا؟ ان وعدوں کا کیا ہوا کہ کارگو طیارے اتریں گے اور کسانوں کو فائدہ ہوگا؟ ناگپور شہر میں سیمنٹ کی سڑکیں بنائی گئی ہیں، ایک تو پہلے ہی ناگپور میں درجہ حرارت بہت زیادہ ہے اور اب سیمنٹ کی سڑکوں کی وجہ سے اس میں مزید اضافہ ہوگا۔اس الیکشن میں مقامی مسائل کے ساتھ ساتھ قومی مسائل پر بھی زور دیا جائے گا۔نانا پٹولے نے یہ کہتے ہوئے کہ کانگریس پارٹی متحد ہے یہ یقین ظاہر کیا کہ کانگریس اور مہاوکاس اگھاڑی کے امیدوار ناگپور سے 2.5 لاکھ ووٹوں سے جیتیں گے۔مہاوکاس اگھاڑی کے وکاس ٹھاکرے کے نامزدگی فارم داخل کرنے سے پہلے صبح ورائٹی چوک پر گاندھی مجسمہ پر گلہائے عقیدت پیش کیا گیا۔ وکاس ٹھاکرے کی پرچہ ؟ نامزدگی داخل کرتے وقت ریاستی صدر نانا پٹولے، اپوزیشن لیڈر وجے وڈیٹی وار، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے لیڈر سابق وزیر انل دیشمکھ، سابق وزیر سنیل کیدار، سابق مرکزی وزیر ولاس متیموار، سابق وزیر ستیش چترویدی، سابق وزیر انیس احمد، ابھیجیت ونجاری، ریاستی نائب صدر نانا گاونڈے، ریاستی کانگریس کے چیف ترجمان اتل لونڈھے، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری رام کرشن اوجھا، پرفل گڈ گھے اور مہاوکاس اگھاڑی کے عہدیداروں اور کارکنوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔